قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 21 دسمبر 2021ء | 16 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 21 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد: 3 | شمارہ: 303

ارشاد باری تعالیٰ

وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۵﴾

(آل عمران: 135)

ترجمہ: اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکرام ضیف یا مہمان نوازی یا مہمان کی عزت و احترام کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ کہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناراض مہمان کو منانے کے لیے اس کے پیچھے تیز تیز جارہے ہیں تا کہ اس کو پکڑ کر لائیں اور اسے منائیں۔ کہیں رات کو موسم کی خرابی کے باوجود، شدت کے باوجود مہمان کے لیے دودھ لے کر آرہے ہیں کہیں مہمانوں کے لیے اپنے گھر کے تمام بستر دے کر بیوی بچوں سمیت سردی میں رات گزار رہے ہیں کہیں مہمانوں کو فرماتے ہیں کہ تکلف نہ کیا کرو جو ضرورت ہو اس کا اظہار کر دو تا کہ تکلیف نہ ہو کبھی لنگر خانے والوں کو فرما رہے ہیں کہ مختلف علاقے کے لوگوں کے مزاج اور خوراک کی عادات مختلف ہوتی ہیں ان کا خیال کیا کرو اور ان سے پوچھ کر ان کے مزاج کے مطابق خوراک تیار کر دیا کرو بعض مہمانوں کے پان وغیرہ تک کا خیال فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم خوش ہوتے ہیں جب مہمان تشریف لائیں اس لئے مہمان بھی بوجھ نہ سمجھا کریں۔

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 373)

اس شمارہ میں

- جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد میں (منظوم)
- کتاب تعلیم کی تیاری (قسط 24)
- جلسہ سالانہ ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو
- آسٹریلیا میں جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حسن خلق

مَا مِنْ شَئٍ یُّوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلہ حدیث 2003)

ترجمہ: میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

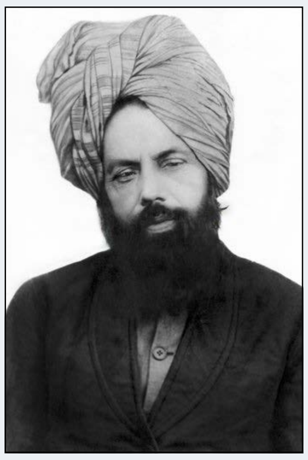

مہمانوں سے حسن خلق

ایک دفعہ ایک ملازمہ کی طرف سے مہمانوں کو تکلیف پہنچنے پر آپؑ نے اسے فرمایا:

’’تم مہمانوں کو تکلیف دیتی ہو۔ تمہاری اس حرکت سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اس قدر تکلیف کہ اگر خدانخواستہ میرے چاروں بچے مرجاتے تو مجھے اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی مہمانوں کو تکلیف دینے سے پہنچی ہے‘‘

(سیرت المہدی حصہ پنجم روایت 1322)

استانی رحمت النساء بیگم صاحبہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ موسمی تعطیلات میں قادیان آئیں حضور علیہ السلام کے گھر کی دو نوکرانیاں ان کے بچوں سے تنگ آ کر ان کو اور ان کے بچوں کو برا بھلا کہتی تھیں بالآخر انہوں نے حضورؑ کو ان کی شکایت لگائی تو ’’آپؑ نے محبت آمیز لہجہ میں جو باپ کو بیٹی سے ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ محبت کے ساتھ فرمایا ’تم ان کی باتوں سے غم نہ کرو انہوں نے جو تم کو برا بھلا کہا ہے وہ تم کو نہیں مجھ کو کہا ہے‘۔ پھر آپؑ نے ان عورتوں کو خوب ڈانٹا اور ان میں سے ایک کو تو فوراً نکل جانے کا حکم دیا اور دوسری کو خوب ڈانٹا اور فرمایا کیا میرے مہمان جو اتنی گرمی میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر اپنے آراموں کو چھوڑ کر یہاں آئے ہیں تم ان کو برا بھلا کہتی ہو کیا وہ صرف لنگر کی روٹیاں کھانے آتے ہیں؟ اور میرے متعلق کہا کہ اس لڑکی کو آئندہ کچھ تکلیف نہ ہو‘‘

(ملخص از سیرت المہدی حصہ پنجم روایت 1506)

جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد میں

نئے اک موڑ پہ لوگو!! ہمیں تقدیر لاتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
میں تشبیہات دیتا ہوں ادب سے اور قرینے سے
یہ ربوہ ہے مرے پیارے!! اسے نسبت مدینے سے
مہاجر ہم ہوئے یارو!! کہ ہجرت رنگ لاتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
وہ جلسے کے سہانے دن وہ عرفاں کی حسیں راتیں
وہ مہمانوں کی آمد تھی، وہ کتنی تھیں ثمیں راتیں
دسمبر کی ہوا آ کے وہ لمحے دوہراتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
وہ جو انجان ہوتے تھے، کہاں انجان ہوتے تھے
یہاں بچھتی پرالی تھی، یہاں مہمان ہوتے تھے
وہ دن پھر لوٹ آئیں گے، تمنا مسکراتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
پھر اخلاص و محبت میں وہ دنیا کا چلے آنا
پھر آقا سے ملاقاتیں پھر آنے کا ثمر پانا
محبت تھی، محبت ہے، یہ اک آواز آتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
وہ ہم سے پھر مخاطب ہیں، وہی پر کیف عالم ہے
دسمبر کے مہینے کا دھندلکا کتنا ظالم ہے
کبھی صورت دکھائی دے، کبھی رک رک سی جاتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
خدا کی حمد کے دل نے ترانے خوب گائے ہیں
کہ اس نے دور درشن سے ہمیں آقا دکھائے ہیں
بھلائے دل نہیں بھولے کہ اتنی یاد آتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
اسی کے فضل سے جشن بہاراں ہم منائیں گے
گلی کوچوں محلوں کو چراغاں سے سجائیں گے
مگر ان کے گھروں میں تو دیا ہے اور نہ باتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں آ کر دکھاتی ہے
ہمیں جو آگہی حاصل، انہیں اٹکل پہ چارہ ہے
نشاں دے کر ہمیں سارے، انہیں بے موت مارا ہے
یقیں محکم ہمیں حاصل، وہاں سب بے ثباتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
دلوں میں موجزن دیکھو!! سونامی ہی سونامی ہیں
ترے در پر رؤسا بھی طلبگار غلامی ہیں
یہیں پہ نبض چلتی ہے، یہیں پہ سانس آتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
ستارے ٹمٹماتے ہیں، وہ جب جب یاد آتا ہے
دلوں کے پار، اے جاناں!! جونہی وہ مسکراتا ہے
کوئی قوس قزح جیسے اچانک جھلملاتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے
خداوندا!! انہیں اپنی اماں میں تو سدا رکھنا!!!
فرشتوں سے حفاظت کا تو اس پہ دائرہ رکھنا!!!
اسے تو خود ہنساتا ہے جسے دنیا رلاتی ہے
افق پر اک افق ہم کو یہیں قسمت دکھاتی ہے

اطہر حفیظ فراز

اداریہ

کتاب تعلیم کی تیاری

قسط 24

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ کے حضور ہمارے فرائض

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے لئے بدیوں کا چھوڑنا بُرے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بد اخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بناوے گا خدا تعالیٰ اُس کو خود بڑا بنادے گا۔ یہ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے انسان کے دل پر ایک نُور نازل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے جس قدر اولیاء اللہ دنیا میں گزرے ہیں اور آج لاکھوں انسان جن کی قدر و منزلت کرتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی سے بھی کمتر سمجھا جس پر خدا تعالیٰ کا فضل اُن کے شامل حال ہوا اور ان کو وہ مدارج عطا کئے جس کے وہ مستحق تھے۔ تکبر، بخل، غرور وغیرہ بد اخلاقیاں بھی اپنے اندر شرک کا ایک حصّہ رکھتی ہیں۔ اس لئے ان بد اخلاقیوں کا مرتکب خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حصّہ نہیں لیتا بلکہ وہ محروم ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے غربت و انکسار کرنے والا خدا تعالیٰ کے رحم کا مورد بنتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 401، سن اشاعت 1984ء)

بہت سے لوگ دعا کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئیے کہ دُعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ سے کہہ دیا۔ اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بیقراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے۔ اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہیئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔ یعنی اوّل اوّل جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دُور ہونا ضروری ہے۔ جب وہ دُور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دُور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت کرنی نہیں پڑے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دُور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پُورا کر دیتا ہے۔ یہ ایک باریک سرّ ہے جو اس وقت کھلتا ہے جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے اس سے پہلے اس کی سمجھ میں آنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک عظیم الشان مجاہدہ کا کام ہے کیونکہ دعا بھی ایک مجاہدہ کو چاہتی ہے۔ جو شخص دعا سے لاپرواہی کرتا ہے اور اس سے دُور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس سے دُور ہو جاتا ہے۔ جلدی اور شتاب کاری یہاں کام نہیں دیتی۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جو چاہے عطا کرے اور جب چاہے عنایت فرمائے سائل کا کام نہیں ہے کہ وہ فی الفور عطا نہ کئے جانے پر شکایت کرے اور بدظنّی کرے بلکہ استقلال اور صبر سے مانگتا چلا جاوے۔ دنیا میں بھی دیکھو کہ جو فقیر اَڑ کر مانگتے ہیں خواہ اس کو کتنی ہی جھڑکیاں دو اور جتنا چاہو گُھر کو مگر وہ مانگتے چلے جاتے ہیں اور اپنے مقام سے نہیں ہٹتے یہانتک کہ کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہیں اور بخیل سے بخیل آدمی بھی اُن کو کچھ نہ کچھ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر انسان جب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے اور بار بار مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم ہے وہ کیوں نہ دے؟ دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے مگر مانگنے والا بھی ہو۔

انسان اپنی شتاب کاری اور جلد بازی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پس تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو۔ جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ دُعا نری بک بک نہ ہو اور زبان کی لاف زنی اور چرب زبانی نہ ہو۔ ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دُعا اور اس کے اثر سے منکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سُنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں۔ پنجابی زبان میں ایک ضرب المثل ہے جو دعا کے مضمون کو خوب ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے:۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے۔ اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول اس موت کو حاصل کر لے۔ حقیقت میں اسی موت کے نیچے دعا کی حقیقت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہیئے کہ دُعا کرے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 406۔ 409، سن اشاعت 1984ء)

نفس کے ہم پر حقوق

نفس کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے نفسِ امارہ، نفسِ لوّامہ، نفسِ مطمئنّہ۔ ایک نفسِ زکیہ بھی ہوتا ہے مگر وہ بچپن کی حالت ہے۔ جب گناہ ہوتا ہی نہیں اس لیے اس نفس کو چھوڑ کر بلوغ کے بعد تین نفسوں ہی کی بحث کی ہے۔ نفس امارہ کی وہ حالت ہے جب انسان شیطان اور نفس کا بندہ ہوتا ہے اور نفسانی خواہشوں کا غلام اور اسیر ہو جاتا ہے جو حکم نفس کرتا ہے اس کی تعمیل کے واسطے اس طرح طیار ہو جاتا ہے جیسے ایک غلام دست بستہ اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کے لیے مستعد ہوتا ہے اس وقت یہ نفس کا غلام ہو کر جو وہ کہے یہ کرتا ہے وہ کہے خون کر۔ تو یہ کرتا ہے زنا کہے، چوری کہے، غرض جو کچھ بھی کہے سب کے لئے طیار ہوتا ہے کوئی بدی، کوئی برا کام ہو جو نفس کہے یہ غلاموں کی طرح کر دیتا ہے یہ نفس امارہ کی حالت ہے اور یہ وہ شخص ہے جو نفس امارہ کا تابع ہے۔

اس کے بعد نفس لوامہ ہے یہ ایسی حالت ہے کہ گناہ تو اس سے بھی سرزد ہوتے رہتے ہیں مگر وہ نفس کو ملامت بھی کرتا رہتا ہے اور اس تدبیر اور کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اسے گناہ سے نجات مل جائے جو لوگ نفس لوامہ کے ماتحت یا اس حالت میں ہوتے ہیں وہ ایک جنگ کی حالت میں ہوتے ہیں یعنی شیطان اور نفس سے جنگ کرتے رہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نفس غالب آ کر لغزش ہو جاتی ہے اور کبھی خود نفس پر غالب آجاتے اور اس کو دبا لیتے ہیں۔ یہ لوگ نفسِ امارہ والوں سے ترقی کر جاتے ہیں۔ نفسِ امارہ والے انسان اور دوسرے بہائم میں کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے کتا یا بلی جب کوئی برتن ننگا دیکھتے ہیں تو فوراً جا پڑتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ وہ چیز ان کا حق ہے یا نہیں۔ اسی طرح پر نفس امارہ کے غلام انسان کو جب کسی بدی کا موقعہ ملتا ہے تو فوراً اُسے کر بیٹھتا ہے اور طیار رہتا ہے اگر راستہ میں دو چار روپے پڑے ہوں تو فی الفور ان کے اُٹھانے کو طیار ہو جائے گا اور نہیں سوچے گا کہ اس کو ان کے لینے کا حق ہے یا نہیں مگر لوّامہ والے کی یہ حالت

نہیں۔ وہ حالت جنگ میں ہے جس میں کبھی نفس غالب کبھی وہ، ابھی کامل فتح نہیں ہوئی۔ مگر تیسری حالت جو نفسِ مطمئنّہ کی حالت ہے یہ وہ حالت ہے جب ساری لڑائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور کامل فتح ہو جاتی ہے اسی لیے اس کا نام نفسِ مطمئنّہ رکھا ہے یعنی اطمینان یافتہ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر سچا ایمان لاتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ واقعی خدا ہے۔ نفسِ مطمئنّہ کی انتہائی حد خدا پر ایمان ہوتا ہے کیونکہ کامل اطمینان اور تسلی اسی وقت ملتی ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو۔

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمالِ صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے، لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے خدا پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جاویں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کرسکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جاویں یا شہوانی قویٰ کاٹ دیئے جاویں۔ پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کرسکتا ہے؟ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفسِ مطمئنّہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفسِ مطمئنّہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پھر نہیں دیکھتا۔ کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ان ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہوسکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کو اسی کی ضرورت ہے اور اطمینانِ کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمانِ کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 367-369، سن اشاعت 2016ء)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

لیکن راستباز اور حقّانی لوگ جو قیامت تک ہوں گے اُن کا یہ مقصد اور منشاء کبھی نہیں ہوتا۔ اُن کا مقصود اور مطلوب خدا ہوتا ہے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور غمگساری جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ وہ دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں جو خود اُنہوں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنا اُن کی تمنا ہوتی ہے، اس لیے وہ جو کچھ کہتے ہیں بلا خوفِ لومۃ لائم کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 362-363، سن اشاعت 2016ء)

مَیں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولتمند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرۃ: 4) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے، وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور معاون بنے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔ دینی خدمات کے لئے متمول لوگوں کو بڑے بڑے موقعے مل جاتے ہیں۔

ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے پوچھا ابو بکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں کہا کہ اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے، وہی اُن کی مراتب میں فرق ہے۔

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علمِ تعبیر الرؤیاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مُراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران: 93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے، کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دُوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دُوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دُوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 497-498، سن اشاعت 2016ء)

(ترتیب و کمپوزنگ: عنبرین نعیم)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡكَ الۡمُنۡكَرَاتِ وَحُبَّ الۡمَسَاكِیۡنِ وَاَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ وَتَرۡحَمَنِیۡ وَاِذَا اَرَدۡتَّ فِتۡنَةً فِیۡ قَوۡمٍ فَتَوَفَّنِیۡ غَیۡرَ مَفۡتُوۡنٍ وَّاَسۡئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیۡ اِلٰی حُبِّكَ

(مسند احمد جلد 5 صفحہ:243 بحوالہ خزینۃ الدعا از حافظ مظفر احمد، صفحہ:108-109)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں سے بچنے اور مسکینوں سے محبت کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے وفات دے دینا، میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔

یہ سید و مولیٰ، فخر الانبیاء، خیر البشر، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی رحم و بخشش کی پیاری دعا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ ایک دفعہ فجر کی نماز میں اتنی تاخیر سے تشریف لائے کہ سورج نکلنے کے قریب ہوگیا۔ آپ ﷺ نے مختصر نماز پڑھا کر فرمایا کہ سب لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج فجر کی نماز پر دیر سے آنے کی وجہ بتادوں۔ میں رات کو تہجد کے لئے اٹھا اور جتنی توفیق تھی نماز پڑھی۔ نماز میں ہی مجھے اونگھ آگئی۔ آنکھ کھلی تو اپنے رب کو خوبصورت شکل میں دیکھا۔ اللہ نے فرمایا اے محمد معلوم ہے فرشتے کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ دوبارہ اللہ تعالیٰ نے یہی پوچھا تو میں نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی میرے کندھے پر رکھی یہاں تک کہ اسکی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور ہر چیز میرے پر روشن ہوگئی۔ پھر اللہ نے پوچھا اے محمد فرشتے کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے کہا ''کفارات'' کے بارے میں۔ اللہ نے فرمایا کفارات کیا ہیں؟ (یعنی وہ چیزیں جن سے گناہ دور ہوجاتے ہیں)۔ میں نے کہا نماز باجماعت کے لئے چل کر مسجد جانا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنا، اور ناپسندیدگی کے باوجود مکمل وضو کرنا۔ پھر اللہ نے پوچھا اور ''درجات'' کیا ہیں؟ میں نے کہا کھانا کھلانا، نرم کلام کرنا اور نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوں۔ تب اللہ فرمایا اب مانگو جو مانگتے ہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دعا برحق ہے اسے خود بھی یاد کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ دعا یہ ہے (مندرجہ بالا دعا)

مرسلہ: مریم رحمٰن

عبد الستار خان ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن، کمبوڈیا

جلسہ ہائے سالانہ ٹرینیڈاڈ وٹوباگو

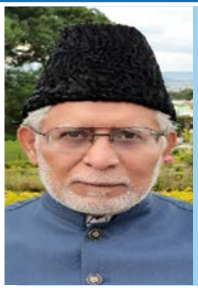

جلسہ سالانہ ایک ایسا نظام ہے جس کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے خود ایک الہام کے تحت رکھی تھی۔جس کا آغاز 1891ء میں انڈیا کے چھوٹے سے گاؤں قادیان میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج دنیا کے متعدد ممالک میں منعقد کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ

ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو میں جلسہ سالانہ کی ابتداء مکرم مولانا محمد اسحاق ساقی مرحوم نے کی۔ باوجود یکہ اس وقت یہاں جماعت بہت کم تعداد میں تھی۔ بعد ازاں مکرم مولانا حنیف یعقوب مرحوم کے وقت میں جلسہ سالانہ کافی ترقی کرتا رہا۔ ۔ اس وقت جماعت کے احباب ہی جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے تھے جسکا انعقاد فری پورٹ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے برآمدے میں کیا جاتا تھا۔ اور مولانا حنیف یعقوب مرحوم صاحب حاضرین سے خطاب کیا کرتے تھے۔

1987ء میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کا انعقاد جماعتی بلڈنگ سے باہر کیا گیا۔ اور بہت سے غیرمسلم زیر تبلیغ دوستوں کو اس میں مدعو کیا گیا۔ تب سے جلسہ سالانہ ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو نے نمایاں ترقی کی ہے قریبا ہر سال سید نا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نمائندہ تشریف لاتا ہے۔ نیز یہاں کے احباب اس لحاظ سے بہت ہی خوش نصیب ہیں کہ ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے خصوصی پیغام بھی موصول ہوتا ہے۔

موجودہ امیر صاحب مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب سے قبل یہاں لاہوری جماعت کا بہت زیادہ اثر تھا۔ یہاں ان کی کئی مساجد قائم تھیں۔ جماعت کی تبلیغی کوششوں کے باعث متعدد بااثر لاہوری جماعت کے افراد جماعت نو مبایعین میں داخل ہو گئے جس سے انکی کمر ٹوٹ گئی اور باقی لاہوری احباب یا تو جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے یا سنّی گروہوں میں اور اس طرح لاہوری جماعت مکمل طور پر غیر فعال ہوگئی۔

اب تک کا سب سے عظیم جلسہ 1991ء میں منعقد ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس میں شرکت فرمائی اس موقع پر 700 سے زائد افراد جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔

اب ہر سال جلسہ سالانہ اپنے نیشنل ہیڈ کوارٹر میں جمعہ تا اتوار منعقد ہوتا ہے۔جس کا پروگرام درج ذیل ہوتا ہے۔

پہلا دن۔ جمعہ۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کا آغاز نمازِ جمعہ سے ہوتا ہے۔جس کے بعد پرچم کشائی اور دعا کروائی جاتی ہے۔ ہلکے پھلکے کھانے اور مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی جاتی ہے بہت سے احباب جماعت خاص طور پر اجلاس میں شرکت کے لئے کام سے رخصت لیتے ہیں۔

شام کے وقت مرد حضرات اور لجنہ کی تلاوت قرآن اور نظموں کے الگ الگ مقابلے ہوتے ہیں۔ دعا اور کھانے سے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوتا ہے۔

دوسرا دن۔ ہفتہ۔ دوسرا اجلاس

دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد، نماز فجر اور درسِ حدیث سے کیا جاتا ہے ۔

بعد دوپہر نمازِ ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد احباب جماعت اور مہمان جلسہ گاہ آڈیٹوریم، Auditorium میں جمع ہوتے ہیں۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور اردو نظم سے آغاز کیا جاتا ہے۔جس کے بعد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جاتاہے۔ اس کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ کا ایک مستقل حصّہ اطفال و ناصرات کی طرف سے تیار کردہ مختصر تقاریر ہوتی ہیں جن کے عناوین انہیں امیر صاحب کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ جسے سب مہمان بہت پسند کرتے ہیں۔

اس کے بعد مرکزی نمائندے کے خطاب کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوتی ہے۔کھانے کے بعد نمازِ مغرب وعشاء سے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوتا ہے ۔

تیسرا دن۔ اتوار۔ تیسرا اجلاس

دن کا آغاز ایک مرتبہ پھر باجماعت نماز تہجد، نماز فجر اور درسِ حدیث سے کیا جاتا ہے بعد ازاں نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی بعد احباب جماعت اور مہمان کرام جلسہ گاہ آڈیٹوریم، (Auditorium) میں جمع ہوجاتے ہیں۔ تلاوتِ قرآن کریم اور اردو نظم سے پروگرام کا آغاز کیا جاتا ہے۔جس کے بعد سربراہ مملکت ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کا پیغام پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ہر سال صدر مملکت و وزیر اعظم کی جانب سے جماعت احمدیہ کو خصوصی پیغام موصول ہوتا ہے۔ اس کے بعد امیر اور مشنری انچارج صاحب کا خطاب ہوتا ہے۔

تیسرا دن۔ آخری اجلاس

مختصر وقفہ کے بعد کاروائی کا دوبارہ آغاز تلاوت قرآنِ کریم اور اردو نظم کے ساتھ ہوتا ہے ۔

اس پروگرام میں معززین اور خصوصی مہمان کرام جن میں Diplomatic Corps سفراء Ambassadors منسٹرز، حزب اقتدار اور حزبِ اختلاف کے ممبران پارلیمنٹ اور دیگر اہم شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں بعض سیاسی اور اہم شخصیات جو جلسہ میں کسی مجبوری کے باعث شامل نہیں ہوسکتیں اپنے خصوصی پیغامات میں جماعت احمدیہ کی دنیا میں قیامِ امن اور انسانیت کے لئے خدمات کا تذکرہ کرتے ہیں۔مہمانوں کے لئے خیرمقدمی کلمات کے بعد ان کو جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا جاتا ہے۔ اس موقع پر اطفال و ناصرات کی طرف سے ایک اور presentation ہوتی ہے جسکے بعد مرکزی نمائندہ کا خطاب ہوتا ہے۔ اور مہمانان کرام کو جماعتی کتب اور گلدستے وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں۔ کھانے کے بعد نمازِ مغرب وعشاء ادا کی جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ 2021ء

امسال 30 جنوری 2021ء کو جلسہ سالانہ منعقد ہوا جو کہ Covid-19 کے باعث صرف ایک روزہ مختصر پروگرام تھا۔ امسال 300 افراد نے شرکت کی۔

دیگر امور

جلسہ سالانہ کے موقع پر قرآنِ کریم اور جماعتی کتب کی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نیز تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد اور میڈلز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے نمایاں قربانی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تقسیم انعامات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف جماعتی شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی کی بناپر احباب جماعت کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

احباب جماعت بڑے خلوصِ دل کے ساتھ مہمانان کرام کے لئے اپنے گھروں میں رہائش اور جلسہ کے بعد سیر و تفریح کا انتظام کرتے ہیں ۔

کھانے پینے کے تمام انتظامات لنگر خانہ کے رضا کاروں کے ذریعہ سے کیے جاتے ہیں۔

نمائندگان خلفائے احمدیت
برائے جلسہ سالانہ ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو

1۔ مکرم مصطفیٰ ثابت - 1989ء
2۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر۔مربی سلسلہ کینیڈا۔1990ء
3۔ مکرم مبارک احمد ساقی۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن - 1991ء
4۔ مکرم انور محمود خان۔نیشنل سیکرٹری تبلیغ امریکہ- 1995ء
5۔ مکرم مولانا نسیم مہدی۔مشنری انچارج کینیڈا - 1996ء
6۔ مکرم محمود باجوہ۔سیکریٹری امور خارجہ امریکہ- 2002ء
7۔ مکرم مولانا اظہر حنیف۔مشنری امریکہ- 2004ء
8۔ مکرم مولانا داؤد احمد حنیف مشنری امریکہ۔ 2007ء
9۔ مکرم ظہیر احمد باجوہ۔ جنرل سیکرٹری امریکہ- 2008ء
10۔ مکرم انعام الحق کوثر مشنری امریکہ- 2012ء
11۔ مکرم داؤد احمد حنیف۔نائب امیر ومشنری انچارج امریکہ 2014ء
12۔ مکرم مرزا محمود احمد۔سنٹرل آڈٹ آفس لندن 2015ء
13۔ خاکسار عبدالستار خان۔امیر ومشنری انچارج گوئٹے مالا۔2017ء
14۔ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری نائب امیر کینیڈا - 2018ء
15۔ مکرم محمد بن صالح۔امیر ومشنری انچارج غانا۔2020ء

جماعت ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کی چند تاریخی تصاویر

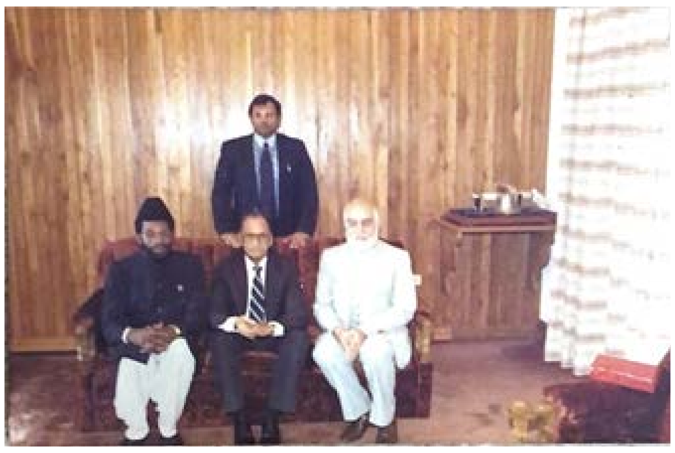

Mustapha Sabit Sahib, With Amir Sahib Trinidad & Tobago, Paid a Courtesy Call on the President of Trinidad & Tobago.

Amir Sahib Trinidad & Tobago, With Some Members of Majlis Amila, Paid a Courtesy Call on the President of Trinidad & Tobago

Amir Sahib, Trinidad & Tobago, Presenting a Copy of the Holy Quran to the President of Trinidad & Tobago

Orphaned Children Being Entertained by the Jamaat

300+ Orphaned Children Being Entertained by the Jamaat

Another Group of Orphaned Children Being Entertained by the Jamaat

---

ایڈیٹر کے نام خط اور خلیفۃ المسیح سے عہد تجدید

- **مکرم امان اللہ امجد تحریر کرتے ہیں:**

مورخہ 4 دسمبر 2021ء کے شمارہ میں آپ کا اداریہ پڑھنے کو ملا۔ جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک ''اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا'' کے حوالے سے تحریر کیا گیا۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انسان پر لاتعداد احسانات ہیں کہ ان کا شکر ادا کرنا بھی خدا کے فضل کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اداریہ پڑھ کر بے اختیار دل خدا تعالیٰ کی حمد وثنا سے بھر گیا۔ صرف ایک الفضل اخبار کی مثال لے لیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ ایک وہ وقت تھا جب تحریک جدید کے آغاز پر دشمن نے دعویٰ کیا کہ ہم اس آواز کو قادیان سے باہر نہیں نکلنے دیں گے۔ لیکن ہمارے قادر خدا نے دشمن کو ناکام ونامراد کیا اور آج ہم گھر بیٹھے الفضل کی روحانی نہر سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

اداریے کے آخر میں آپ نے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں یہ عہد دہرایا ہے کہ حضور انور نے خلافت جوبلی کے مبارک اور تاریخی موقع پر جماعت احمدیہ کو خلافت سے وفا اور اطاعت کا عہد جو عطا فرمایا ہے ہم اُس کے ہر لفظ پر ایمان لائیں گے اور اس پر عمل کو یقینی بنائیں گے۔ بلاشبہ یہ عہد ہر احمدی کے دل کی آواز ہے جو آپ نے اداریے میں پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی معنوں میں اس عہد پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے خلافت جوبلی پر لئے گئے عہد کو درج کرنا چاہتا ہوں جو حضور انور نے دنیا بھر میں پھیلے احمدیوں سے لیا تھا۔ جو یہ ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ اللھم آمین۔

مبارک احمد فرخ ۔ افسر جلسہ سالانہ آسٹریا

آسٹریا میں جلسہ ہائے سالانہ کی مبارک و ایمان افروز تاریخ

جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہر ملک کے احمدیوں کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اِذن سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کی جو بنیاد رکھی اس میں دنیا کے تمام ممالک میں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے ، ہر سال جلسہ ہائے سالانہ بڑی شان اور افضال و برکاتِ الٰہی سمیٹتے منعقد ہو رہے ہیں ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کر دہ ان جلسہ ہائے سالانہ سے ہر احمدی کو ایک خاص روحانی اور جذباتی لگاؤ بھی ہے ۔ آسٹریا (Austria) جسے سرکاری طور پر جمہوریہ آسٹریا بھی کہتے ہیں ، یہ براعظم یورپ کے وسط میں واقع ایک خوبصورت ملک ہے ، اس کی کل آبادی تقریباً 92لاکھ ہے ۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں جرمنی، چیک ریپبلک، سلوواکیا، ہنگری، سلووینیا، اٹلی، سوئزر لینڈ، اور لیختنشٹائن کے ممالک واقع ہیں ۔ آسٹریا کے احمدی بھی 2009ء سے اس بابرکت آسمانی نظام کا حصہ بن رہے ہیں اور یہاں جلسہ ہائے سالانہ بڑی باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں ۔

گو ہمارے یہ جلسے ابھی تعداد اور انتظامی لحاظ سے چھوٹے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسے تمام تر اعلیٰ اقدار اور دینی روایات اپنے اندر سموئے ہوئے منعقد ہوتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں وقت کے ساتھ مزید بہتری اور وسعت پیدا ہو رہی ہے ۔ احمدیت کے یہ پروانے آسٹریا بھر سے جلسہ کی رونق بڑھانے آتے ہیں اور جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہوتے ، اپنے ایمانوں کو تقویت بخشتے ہیں ۔ اور آسٹریا بھر میں آباد اپنے دوسرے احمدی بھائیوں سے ملاقات کر کے اس رشتہ تودد کو مزید مضبوط کرتے ہیں ۔ اور اُن دعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کر رکھی ہیں ۔

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے ۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرمائے ۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے ۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے ۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان نیک بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے ۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو ۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

پہلا جلسہ سالانہ 2006ء

2006ء میں جماعت احمدیہ آسٹریا کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا ۔ جس میں کل حاضری 52 تھی اور اس کے بعد سے ہر سال جلسہ ہو رہا ہے ۔ ان میں سے کچھ جلسہ جات کا مکمل ریکارڈ نہیں مل سکا ۔ تاہم کوشش کی گئی ہے کہ حتی الوسع جلسہ سالانہ سے متعلق جن سالوں کا ریکارڈ موجود ہے وہ پیش کیا جا سکے ۔

مورخہ 18نومبر 2007ء کو دوسرا جلسہ سالانہ منعقد ہوا ۔

مورخہ 06جولائی 2008ء کو تیسرا جلسہ سالانہ منعقد ہوا ۔

چوتھا جلسہ سالانہ 2009ء

مورخہ 28جون 2009ء کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا چوتھا جلسہ سالانہ منعقد ہوا ۔ اس جلسہ کے انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانوں نے محدود وسائل اور کم تعداد کے باوجود دن رات محنت ، تندہی اور اخلاص کے ساتھ وقارِ عمل سمیت تمام انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ کی تزئین وآرائش کی گئی ۔ جلسہ سالانہ کی جملہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی ۔ جلسہ کی مناسبت سے قرآنی آیات ، احادیث اور اشعار حضرت مسیح موعودؑ پر مشتمل بینرز آویزاں کیے گئے ۔ جو کہ جلسہ گاہ کی رونق بڑھا رہے تھے ۔ جلسہ گاہ کی زینت بنے یہ بینرز ایک طرف تو احمدیوں کی محبت کا اظہار تھا تو دوسری طرف احباب کو دعوت عمل دے رہے تھے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے ان پروانوں کے ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو اپنی نعمتوں اور فضلوں سے مالا مال فرمائے ۔ آمین

مورخہ 28جون جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا ۔ مکرم منیر احمد منور مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ کی امامت میں باجماعت نماز تہجد اور پھر نماز فجر ادا کی گئیں ۔ فجر کی نماز کے بعد مکرم فیروز عالم انچارج بنگلہ ڈیسک انگلینڈ نے درس القرآن دیا ۔ بعد ازاں احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا ۔

پہلا اجلاس

ہمارا یہ ایک روزہ جلسہ دو سیشنز میں ہوا ۔ پہلے سیشن کی صدارت مکرم فیروز عالم نے کی ۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم حافظ راحت شمیم نے کی اور اُردو و جرمن ترجمہ پیش کیا ۔ اس کے بعد مکرم منور احمد شرجیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا ۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم منیر احمد منور مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کیلئے بھجوایا گیا روح پرور خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ آسٹریا کے نام اپنے پیغام میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے ۔ اللہ سب کو اس جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے نیز احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے آپ کو پیغام ہے کہ آپس میں متحد ہو کر رہیں ۔ اس سے روحانی طاقت ملتی ہے ۔ دنیا پر بھی متحد جماعتوں کا رعب و دبدبہ ہوتا ہے ۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو مان کر اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں ۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے ۔ ہم دوسرے مسلمانوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں ۔ پس آپ کو اس نظام کی قدر کرنی چاہیے اور اسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں میں ڈالیں ۔ نظام اور خلافت کی اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو نظام کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دے ۔ اللہ آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ۔ آمین ۔

حضور انور کی نصائح نے سب حاضرین کے قلوب پر گہرا اثر ڈالا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام کی تمام ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کیلئے خصوصی طور پر انگلینڈ سے تشریف لائے مہمان مقرر مکرم فیروز عالم مربی سلسلہ نے "اطاعت خلافت اور اطاعت امیر" کے موضوع پر خطاب کیا ۔ آپ کا خطاب نہایت پُر اثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل تھا ۔ اس کے بعد دوسری نظم مکرم تنزیل الرحمٰن نے پیش کی ۔ اس اجلاس کا دوسرا خطاب مکرم چوہدری عبدالماجد زعیم انصار اللہ نے "لین دین کے بارہ میں اسلامی تعلیمات " کے عنوان سے کیا ۔ اپنی تقریر میں آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں لین دین کے معاملات پر روشنی ڈالی ۔ تیسری تقریر جرمن زبان میں ہمارے آسٹرین نو احمدی مکرم یونس مائیر ہوفر نے بعنوان ’’ایک یورپین کی زندگی میں قرآن کریم کا کردار‘‘ پیش کی ۔ اس تقریر کا اُردو ترجمہ مکرم راحت شمیم نے پیش کیا ۔ اس کے بعد وقفہ ہوا جس میں نماز ظہر وعصر کے بعد کھانا پیش کیا گیا ۔

اختتامی اجلاس

دوپہر 2بجکر چالیس منٹ پر اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت ہمارے ایک جرمن احمدی بھائی مکرم سعید گیسلر نائب امیر جماعت جرمنی نے حاصل کی ۔ اس کا اُردو ترجمہ مکرم سہیل نسیم صاحب نے پیش کیا ۔ مکرم اظہار احمد نے نظم پڑھی ۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم احمد ماجد نے بعنوان ’’تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات‘‘ جرمن وانگریزی زبان میں کی ۔ دوسری تقریر مکرم مرزا عرفان احمد آف جمہوریہ سلواکیہ نے ’’مقام قرآن و حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں‘‘ کے موضوع پر کی ۔ تیسری تقریر مکرم جہانگیر مرشد عالم نے کی ۔ اس کے بعد ایک نظم مکرم حافظ راحت شمیم نے پیش کی ۔ اس جلسہ کے آخر پر مکرم منیر احمد منور صاحب مشنری انچارج آسٹریا و پولینڈ نے ’’حضرت رسول کریم ﷺ کا توکل اللہ‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا ۔ اور اپنے اس پُر اثر خطاب میں سیرت النبی ﷺ کے درخشاں پہلو بیان فرمائے ۔ اور جلسہ میں تشریف آوری پر تمام مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا ۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم فیروز عالم انچارج بنگلہ ڈیسک انگلینڈ نے دُعا کروائی ۔ اس جلسہ میں 65افراد نے شرکت کی ۔

پانچواں جلسہ سالانہ 2010ء

مورخہ 30مئی 2010ء کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا پانچواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ منعقد کرنے کی درخواست کی گئی ۔ حضور انور نے ازراہ شفقت جلسہ کے انعقاد کی منظوری عنایت فرمائی ۔ جلسہ کی منظوری ملتے ہی انتظامیہ تشکیل

دیگر جلسہ کی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا۔ تیاریوں کا حتمی جائزہ لینے کیلئے مورخہ 23 مئی 2010ء کو بھی انتظامیہ کی میٹنگ رکھی گئی اور جائزہ لیا گیا کہ کس حد تک ضروری امور سرانجام دیئے جا چکے ہیں اور مزید کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ اس جلسہ کا مزید ریکارڈ دستیاب نہیں ہوسکا۔

چھٹا جلسہ سالانہ 2011ء

مؤرخہ 29 مئی 2011ء کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا چھٹا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ 2011ء کا دیگر ریکارڈ نہیں مل سکا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کیلئے پیار بھرا پیغام درج ذیل ہے۔

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا جلسہ سالانہ 29 مئی 2011ء کو منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام انتظامات میں برکت ڈالے اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہونے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والا ہر فرد پاکیزگی اختیار کرے۔ کلام الٰہی کی ہدایات پر چلے۔ اپنے آپ میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرے اور دوسروں کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائے۔ اپنے خانۂ دل کو بتوں سے پاک اور صاف کرے اور دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں ۔

’’خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسکی تائید میں صدھا نشان اُس نے ظاہر کیے ہیں ۔ اس سے اسکی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخرین منہم میں داخل ہوتے ہیں اس لیے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اُتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔‘‘

نیز آپ علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نفسانی جذبات کو بکُلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لیے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے لیے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔۔۔۔۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے ۔‘‘

پس حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نصائح کو حرز جان بنائیں اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جائیں۔ دنیا سے دِل برداشتہ ہو کر اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لیے زندگی بسر کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔

مؤرخہ 27 مئی 2012 کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا ساتوں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

آٹھواں جلسہ سالانہ 2013ء

مورخہ 23جون 2013 کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ مورخہ 04نومبر 2012 ءکو حضور انور کی خدمت میں افسران جلسہ سالانہ کی منظوری کی درخواست کی گئی ۔ اس پر ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افسر جلسہ سالانہ کیلئے مکرم داؤد احمد اور مکرم منیر احمد منور مبلغ انچارج آسٹریا کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ عنایت فرمائی۔ یوں جلسہ کی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا۔ حضور انور کی منظوری سے مکرم سید حسن طاہر بخاری مربی سلسلہ جرمنی بطور مہمان مقرر تشریف لائے۔

آٹھواں جلسہ سالانہ 2013ء

نواں جلسہ سالانہ آسٹریا 2014ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کانواں سالانہ جلسہ مورخہ 08 جون 2014 ءکو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے انعقاد کی منظوری نیز جلسہ کے افسران کی منظوری کیلئے مورخہ 19دسمبر 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ اس جلسہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم داؤد احمد کی منظوری بطور افسر جلسہ سالانہ اور مکرم منیر احمد منور مبلغ انچارج کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ منظوری عنایت فرمائی۔ جلسہ کے انعقاد کی اجازت ملتے ہی تیاری کے مراحل شروع کر دیئے گئے ۔ انتظامیہ تشکیل دی گئی اور شعبہ جات کو تقسیم کیا گیا تا کہ کام میں آسانی اور بروقت انتظامات کو یقینی بنایا جاسکے۔

مورخہ 18اپریل 2014ء کو مکرم فاتح احمد ناصر مربی سلسلہ جرمنی اور مکرم عطاء الواسع مربی سلسلہ اٹلی کے نام بطور مہمان مقررین جلسہ سالانہ کی منظوری کیلئے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی گئی جس پر 27اپریل 2014 کو وکالت تبشیر سے خط موصول ہوا کہ حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں مقررین کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ امسال چونکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آسٹریا کے جلسہ میں رونق افروز ہونے کی درخواست کی گئی تھی اس امکان کے پیش نظر جلسہ سے بہت پہلے ہی تمام معاملات کو حتمی شکل دے دی گئی اور جلسہ کے انعقاد کے لئے ہال بُک کروالیا گیا۔ جلسہ کے ایک دِن پہلے تک وقارعمل کیا گیا، مشن ہاؤس کی صفائی کی گئی، رہائش کا انتظا کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ یعنی ہال کو تیار کر کے جلسہ کے موضوع سیرت حضرت محمد ﷺ کے حوالہ سے بینرز وغیرہ سے بھی مزین کرلیا گیا۔

جلسہ سالانہ 2014ء

مورخہ 08 جون بروز اتوار نماز تہجد سے دِن کا بابرکت آغاز ہوا اور 2:50 بجے نماز تہجد ادا کی گئی بعد ازاں نمازِ فجر درس القرآن ہوا۔ اس جلسہ کو دو سیشنز میں کیا گیا۔ پہلا سیشن اُردو جبکہ دوسرا سیشن جرمن زبان میں ہوا۔ اور ساتھ ساتھ رواں ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔

صبح 9 بجے رجسٹریشن کا آغاز کیا گیا اور 9:45 بجے پرچم کشائی و دُعا ہوئی۔

پہلے اجلاس کا آغاز مکرم محمد فاتح ناصر مربی سلسلہ عالیہ جرمنی کی زیر صدارت ہوا جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بطور خاص اس جلسہ کے لئے تشریف لائے تھے۔ 10:00 بجے تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اُردو زبان کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم محمد یونس مائیر ہوفر نے حاصل کی جبکہ اُردو ترجمہ مکرم نسیم احمد گوندل نے پیش کیا۔ 10:10 پر نظم پیش کی گئی جس میں مکرم مصور احمد نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام جو کہ رسول کریم ﷺ کی مدح میں تھا پڑھا۔

اس کے بعد مکرم منیر احمد منور مشنری انچارج آسٹریا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کیلئے بھجوایا گیا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

’’جماعت احمدیہ آسٹریا کو مورخہ 8 جون 2014ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور آپ میں سے ہر ایک کو اسکی روحانی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ کے لیے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنے ۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اپنے مسیح علیہ السلام کو ہم میں مبعوث فرمایا اور پھر اسکی شناخت کر کے اسکی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ اس لیے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس نعمت کی قدر کریں اور آپؑ کی بیعت میں آنے کے بعد اپنے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں ۔ ہمارے ایمان بھی قوی ہوں اور ہم اپنی اخلاقی حالتوں میں بھی ترقی کریں ۔سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں :

’’یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھِلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں ...۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے

اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘ یعنی بیعت اور ایمان کی حقیقت نہیں پتہ اور عمل اس کے مطابق نہیں ’’تو اُسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔‘‘

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جو خلاف تقویٰ ہو۔ ہمیں اپنی نمازوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کرنا چاہیے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں اپنے ایمانوں کو قوی کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کر رہے تو ہم بیعت کے حق کو ادا نہیں کر رہے۔ بیعت میں آ کر پاک تبدیلیاں نہ ہوں تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لیے بیعت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر قائم ہونے کی توفیق دے کیونکہ تقویٰ کے ذریعے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوت وطاقت پر غلبہ پائے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین‘‘

بوقت 10:30 بجے اس جلسہ کی پہلی تقریر بعنوان ’’قانون کی پابندی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا خوبصورت نمونہ‘‘ مکرم شہباز احمد قمر نے پیش کی۔ اپنی تقریر میں موصوف نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں قانون کا احترام اور انسانی قدروں کی بحالی، مساوات، معاشرے میں عدل وانصاف پر بہت زور دیتے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ اپنی ساری زندگی عہد ووفا پر خود بھی عمل پیرا رہے اور عالمِ انسانیت جس میں تمام مذاہب کے ماننے والے شامل ہیں کی تلقین کرتے رہے۔

بوقت 11:00 بجے دوسری تقریر بعنوان ’’رسول کریم ﷺ غیر مسلم مشاہیر کی نظر میں‘‘ مکرم مبارک احمد فرخ صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے پیش کی کہ کس طرح رسول کریم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے انقلاب اور اس کے انسانیت پر احسانات سے متاثر ہو کر غیر مسلم رہنماؤں اور مستشرقین نے اپنے جذبات وخیالات کا اظہار کیا۔ اور انسانوں پر انفرادی و اجتماعی طور پر پورے معاشرے پر اس کے مثبت اثرات، تبدیلیوں اور تعمیر وترقی کا ذکر کیا۔

بوقت 11:30 اُردو نظم مکرم سفیر الدین نے پڑھی اور حضرت مسیح موعودؑ کا کلام خوبصورتی سے پیش کیا۔ 11:40 بجے مکرم منیر احمد منور مربی سلسلہ آسٹریا نے رسول کریم ﷺ کی سیرت کے ایک پہلو ’’شرم وحیا کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ‘‘ پر تقریر پیش کی اور اپنی تقریر میں مکرم مربی صاحب سلسلہ نے بتایا کہ کس طرح سے رسول کریم ﷺ شرم وحیا کے بارہ میں تاکید فرماتے تھے تا کہ معاشرہ ہر قسم کی خرابی اور برائی سے پاک معاشرہ بن جائے۔ رسول کریم ﷺ جب مبعوث ہوئے تو معاشرہ ہر قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار تھا رسول کریم ﷺ کی تعلیمات اور شرم وحیا کے بارے اپنے اسوہ سے صحابہ میں ایسی نیک تبدیلی پیدا کر دی کہ وہی معاشرہ اپنی خوبیوں سے جگمگا اُٹھا اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو بھی منور کر دیا۔ جو لوگ اپنی بے حیائیوں کے قصے بڑی بہادری سے سناتے تھے وہ شرم وحیا کے مجسم پیکر بن گئے۔

بوقت 12:20 پر مکرم فاتح احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ جرمنی نے ’’ہجرت میں ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان سے پرمعارف تقریر فرمائی اور دینِ اسلام میں ہجرت کی اہمیت اور رسول کریم ﷺ کے اسوہ اور صحابہ رضوان اللہ کے عملی اقدامات سے بتایا کہ کس طرح سے مختلف مواقع پر دین کی خاطر مسلمانوں کو قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی اور اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر اپنا سب کچھ لُٹانے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے۔ نیز مکرم مربی صاحب نے موجودہ حالات کے مطابق جماعت احمدیہ میں اس عظیم قربانی کی یاد دوہراتے ہوئے ہجرت کے مضمون پر روشنی ڈالی اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے، جھوٹ نہ بولنے، اسائلم کیسز میں ہر حال میں سچ بولنے اور یورپ وغیرہ ممالک میں اپنے اخلاق اور کردار سے لوگوں کو صحیح اسلام کی تبلیغ کی ہدایت بھی فرمائی۔

بعد ازاں کچھ اعلانات ہوئے اور پہلے اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ بوقت 13:15 بجے نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کا انتظام جلسہ گاہ کے اندر ہی کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مہمانوں اور شاملینِ جلسہ کی تواضع کھانے سے کی گئی۔

بوقت 15:00 بجے دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ اس جلسہ کا دوسرا سیشن جرمن زبان میں تھا۔ اس دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم عطاء الواسع طارق مربی سلسلہ اٹلی نے فرمائی۔ کاروائی کا آغاز حسبِ روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور تلاوت وجرمن ترجمہ کی سعادت مکرم عطاء الواسع مربی سلسلہ سوئزر لینڈ نے حاصل کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عمیر احمد صاحب نے جرمن زبان میں نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

بوقت 15:20 پر مکرم محمد یونس مائیر ہوفر نے استقبالیہ کلمات کہے اور غیر از جماعت معزز مہمانوں کی آمد پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔ جو کہ اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر تشریف لائے تھے۔

بوقت 15:25 پر مکرم مصور احمد نے رسول کریم ﷺ کی سیرت کے ایک پہلو ’’فقیری میرا فخر ہے۔ رسولِ کریم ﷺ کی سادہ زندگی‘‘ کے عنوان سے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ رسول کریم ﷺ سادگی کو پسند فرماتے۔ اور اپنی اُمت کو بھی سادہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بخل واسراف سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ وسائل کو غریبوں، یتیموں اور نادار لوگوں کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے۔ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے۔

بوقت 15:55 پر مکرم محمد یونس مائیر ہوفر نے تقریر بعنوان ’’رسول کریم ﷺ کی صداقت شعاری‘‘ کی۔ اپنی تقریر میں موصوف نے واضح کیا کہ کس طرح رسول کریم ﷺ ہمیشہ سچ کی تلقین کرتے اور ساری زندگی خود بھی صداقت ودیانت کی مجسم تصویر بنے رہے حتیٰ کہ دشمن بھی آپ ﷺ کی سچائی ودیانت کا اعتراف کیئے بغیر نہ رہ سکے۔ رسول کریم ﷺ کو تمام لوگ صادق وامین کہہ کر پکارتے۔ اپنی امانتیں آپ ﷺ کے سپرد کرتے۔

بوقت 16:35 پر مکرم عطاء الواسع طارق مربی سلسلہ اٹلی نے ’’شرم وحیا کے بارے رسول کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ‘‘ کے عنوان سے جرمن زبان میں پُرمعارف خطاب کیا۔

بعدہٗ دوسرے ممالک سے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے مہمانان نے مختصر تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ آسٹریا کو جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ اور اپنی خوش قسمتی قرار دیا کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی شاملینِ جلسہ کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث ٹھہرے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ آسٹریا کے لئے دلی جذبات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

مکرم فاتح احمد ناصر نے اختتامی خطاب میں جلسہ کے کامیاب انعقاد پر احباب جماعت آسٹریا و انتظامیہ جلسہ سالانہ کو بہت مبارک باد دی۔ اس جلسہ کے موضوع یعنی ’’سیرت حضرت رسولِ کریم ﷺ‘‘ کو عین وقت کی ضرورت قرار دیا۔ جلسہ پر کی گئی تمام تقاریر، عناوین، ومواد وغیرہ کو دل کھول کر سراہا اور اپنے علم میں اضافہ قرار دیا اور مہمانوں کی عمدہ مہمان نوازی پر بھی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلسہ پر کُل حاضری 135 تھی جو کہ گذشتہ سال کی نسبت 30 فیصد زیادہ رہی۔ اس جلسہ میں چھ ممالک ترکی، ہنگری، سوئزرلینڈ، جرمنی، سلواکیہ اور اٹلی سے مہمانوں نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ جبکہ آسٹریا میں پہلے سے موجود موجود سات ممالک پاکستان، آسٹریا، بنگلہ دیش، ایران، عراق، افریقہ اور افغانستان کے لوگ شامل ہوئے۔

اللہ کرے کہ ہم سب حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق اُن مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں جو ان جلسوں کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اُن دُعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے شاملینِ جلسہ کے لئے کی ہیں۔

2014 کے جلسہ میں چھ ممالک ترکی، ہنگری، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سلواکیہ اور اٹلی سے مہمانوں نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ دیگر معززین کے علاوہ آسٹریا میں اسلامی تنظیموں کے وفاق کے صدر پروفیسر فواد سانآچ صاحب اور FEDERATION OF WORLD PEACE AUSTRIA کے صدر PETER HAIDER بھی شامل ہوئے۔

دسواں جلسہ سالانہ 2015ء

مورخہ 17 مئی 2015 ء کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا دسواں جلسہ سالانہ ویانا میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کیلئے مکرم محمد الیاس منیر بطور مہمان مقرر شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ 2015ء

گیارہواں جلسہ سالانہ 2016ء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کا گیارہواں سالانہ جلسہ مورخہ 15 مئی 2016ء کو افضال وبرکاتِ الٰہی سمیٹتا ہوا منعقد ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

نیشنل مجلس عاملہ میں جلسہ کی تاریخ متعین کرنے کے بعد مورخہ 15دسمبر 2015 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ کے انعقاد کی منظوری نیز افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی جس پر پیارے آقا نے از راہ شفقت مکرم داود احمد کو افسر جلسہ سالانہ اور مکرم صداقت احمد کو افسر جلسہ گاہ

مقرر فرمایا۔اور جلسہ کے لئے اپنا محبت اور شفقت سے لبریز پیغام بھیجا۔

جلسہ کی تیاریاں

تقریباً تین ماہ قبل ہی جلسہ کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ تیاریوں کے سلسلہ میں ہی جلسہ کی انتظامیہ تشکیل دے کر میٹنگز کا آغاز کر دیا گیا تا کہ جلسہ کے انتظامات کو بہتر سے بہتر کیا جا سکے۔ جلسہ سے دو ایام قبل ہی تیاریوں کے لئے سامان جلسہ گاہ پہنچا دیا گیا۔ اگلے دن متعلقہ ناظمین اور معاونین نے نہایت محنت اور خلوص کے ساتھ سٹیج تیار کیا۔ بینرز لگائے۔ ہال میں کرسیاں لگا دی گئیں۔ جلسہ سالانہ کے لئے عارضی دفتر کا انتظام کیا گیا۔ رجسٹریشن، بک سٹال اور امانات والوں نے اپنے شعبہ سے متعلق انتظامات مکمل کیئے اور جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کا کام مکمل کر لیا۔ احباب کی سہولت کے لئے امسال جماعت آسٹریا کی طرف سے ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔ شعبہ ٹرانسپورٹ کے تحت احباب کو مشن ہاوس سے جلسہ گاہ پہنچانے کے ساتھ ساتھ یہ ڈیوٹی بھی تھی جو نئے احباب آسٹریا میں آئے ہیں اور اسائلم سیکر ہیں ان کو بھی کیمپوں سے جلسہ گاہ پہنچایا جائے تا کہ اُن کو مالی دقت نہ ہو نیز اُن کو جلسہ گاہ پہنچنے میں کسی قسم کی دشواری بھی نہ ہو۔ آسٹرین قوم تک پیغام حق پہنچانے اور اُن کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دینے کی غرض سے کافی تعداد میں دعوت نامے بھی تقسیم کئے گئے۔

جلسہ کا آغاز

مورخہ 15 مئی 2016ء کو 3:20 بجے نماز تہجد سے دِن کا بابرکت آغاز ہوا جو مکرم مشہود احمد ظفر مربی سلسلہ پولینڈ نے پڑھائی۔ نمازِ فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔

اس کے بعد ناشتہ کا اہتمام کیا گیا۔ اور پھر شعبہ ٹرانسپورٹ نے اپنے کام کا آغاز کرتے ہوئے احباب کو جلسہ گاہ پہنچانا شروع کر دیا۔

اس جلسہ کو دو سیشنز میں کیا گیا اور ساتھ ساتھ جرمن اور اردو رواں ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔ صبح 9:15 بجے رجسٹریشن کا آغاز کیا گیا اور 10:15 بجے پرچم کشائی و دُعا ہوئی۔

اجلاس اوّل

پہلا اجلاس مکرم مشہود احمد ظفر مبلغ انچارج پولینڈ کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور اُردو ترجمہ کی سعادت مکرم اسد اللہ وہاب نے حاصل کی۔ اس کے بعد مکرم سفیر الدین صاحب نے نظم پیش کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ”حمد و ثناء اُسی کو جو ذات جاودانی، ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی“ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں مکرم جہانگیر مرشد عالم نیشنل صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے لئے محبت بھرا اور نصائح سے بھرپور خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین فرمائی۔ نیز یہ کہ خلافت سے وابستگی میں ہی تمام برکات مضمر ہیں۔

پہلی تقریر بعنوان ”جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ“ مکرم عبد السمیع نے کی۔ اور جھوٹ کے معاشرے پر پڑنے والے بد اثرات کو نہایت پُر اثر انداز میں بیان کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح سے جھوٹ انسانی تعلقات اور گروہی و انفرادی زندگیوں کو برباد کر دیتا ہے۔

پہلی تقریر کے بعد مکرم مصور احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔

دوسری تقریر مکرم نسیم احمد گوندل نے ”احمدیت نے دنیا کو کیا دیا“ کے موضوع پر کی۔ اپنی تقریر میں موصوف نے بڑی تفصیل سے احمدیت کے آغاز سے اب تک ہونے والی جماعتی ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب نے خلافت کے بابرکت عنوان پر نظم ”ہمارا خلافت پہ ایمان ہے، جو ملت کی تنظیم کی جان ہے“ پیش کی۔

تیسری تقریر مکرم مبارک احمد فرخ نے ”خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت“ کے عنوان پر کی۔ اپنی تقریر میں موصوف نے بیان کیا کہ خلافت کا قیام جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحمت ہے۔ خلافت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ نیز ہماری ساری ترقیات کا راز خلافت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی پنہاں ہے اور یہی ہماری انفرادی و اجتماعی ترقی کا راز بھی ہے۔ جس طرح خلیفۃ المسیح احباب جماعت کے غم اور تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اور راتوں کو اپنے رب کے حضور ان تکالیف کے خاتمے کی دعائیں کرتے ہیں ہمیں بھی پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کی دعائیں کرنی چاہئیں۔

چوتھی تقریر مکرم منیب احمد ادریس نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احیائے اسلام کیلئے تڑپ“ کے موضوع پر کی۔ اپنی تقریر میں موصوف نے بیان فرمایا کہ کس شدت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے غلبہ کے خواہش مند تھے اور حضور علیہ السلام نے اسلام کے احیاء کے لئے دن رات محنت کی۔ اور اپنی تمام تر توانائیاں اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ بعد ازاں ایک شامی دوست مکرم ماہر اللبابیدی نے قصیدہ پیش کیا۔

پانچویں تقریر مکرم مشہود احمد ظفر مبلغ انچارج پولینڈ نے بعنوان ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حُسن سلوک“ کی۔ اور نہایت پُر معارف انداز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے اس پہلو کو بیان کیا اور قلیل وقت میں نہایت خوش اسلوبی سے موضوع کی اہمیت بیان کی۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد یونس مائیر ہوفر نے بعنوان ”اسلام ایک خطرہ یا امن کا پیغام“ جرمن زبان میں کی۔ اور اسلام کی پُر امن تعلیمات کو پیش کیا اور بتایا کہ اسلام تو سراسر سلامتی اور امن کا دین ہے جو دیگر مذاہب کے ماننے والوں سے بھی نفرت نہیں سکھاتا۔ بلکہ اسلام نے تو تمام انسانوں کو باہمی میل جول اور اتفاق سے رہنے کا درس دیا ہے۔

کچھ اعلانات کے ساتھ ہی 13:25 بجے جلسہ کے پہلے اجلاس کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ 13:30 بجے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور 15:15 بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

اجلاس دوم

بوقت 15:35 مکرم منیر احمد منور استاد جامعہ احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم ماہر اللبابیدی نے حاصل کی۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ”تجھے حمد و ثناء زیبا ہے پیارے کہ تُو نے کام سب میرے سنوارے“ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔

دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم اظہار احمد نے ”سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ“ کے موضوع پر کی۔ اور بہت خوبصورتی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے درخشندہ پہلو بیان فرمائے۔ اور اسلام کی مخالفت سے لیکر اسلام کے لئے جان دینے تک کے واقعات کو حاضرین کے گوش گذار کیا۔

دوسری تقریر مکرم میاں ولید احمد نے ”رمضان تنویر قلب کا ذریعہ“ کے عنوان سے کی۔ اور بتایا کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینا کی آمد آمد ہے۔ اس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری کر لینی چاہئے تا کہ اس مبارک مہینہ کی برکات سے فیض یاب ہوسکیں اور کوئی بھی ایسا نہ ہو جو محروم رہ جائے۔ اس بابرکت مہینہ میں ہم اپنے دل اور روح کو گندگی سے پاک اور روشنی اور نیکیوں سے منور کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں مکرم عمیر احمد نے نظم ”خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار“ خوش الحانی سے پڑھی۔

تیسری تقریر مکرم صداقت احمد مبلغ انچارج آسٹریا نے بعنوان ”انفاق فی سبیل اللہ“ کی۔ اپنی تقریر میں مکرم مربی صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے ذاتی زندگی اور جماعتی ترقیات پر پڑنے والے اثرات پر روشنی ڈالی۔ اور مالی قربانی کے ضمن میں مختلف احباب کے واقعات بھی بیان فرمائے اور کہا کہ یہ کوئی پُرانے قصے نہیں ہیں بلکہ ہر زمانہ میں جب جب بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت اور فضل کے دروازے کھول دیتا ہے اور مالی قربانی کرنے والوں کو کن راستوں اور طریقوں سے نوازتا ہے۔ مکرم مربی صاحب نے احباب کو توجہ دلائی کہ آسٹریا میں مسجد نہیں ہے اور اللہ کے فضل سے ہماری تعداد بڑھ رہی ہے اور متقاضی ہے کہ یہاں ہمیں مالی قربانیوں کا معیار بہتر کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا۔

اس جلسہ کا اختتامی خطاب مکرم منیر احمد منور مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے کیا۔ مکرم مربی صاحب نے جلسہ کے انتظامات اور حاضری دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ چند سال پہلے یہاں احمدی احباب کی تعداد بہت کم تھی۔ اب کافی نئے احباب آگئے ہیں اور جلسہ کے انتظامات بھی بہت بہتر اور وسیع پیمانے پر ہوئے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور خلافت کی برکات ہیں کہ اس چھوٹی سی جماعت میں بھی کافی سارے ممالک کے احمدیوں کی نمائندگی ہے۔ اس سے ہمارے اُوپر بھی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ہمیں بھی پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بننا چاہئے اور جماعتی کاموں اور ڈیوٹیوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یورپ آنے کے جو سامان پیدا کئے ہیں اس کے جواب میں ہمیں تبلیغی سرگرمیوں کو بڑھانا چاہئے اور اپنا اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ اس جلسہ پر کُل حاضری 274 رہی۔ اس جلسہ میں 14 ممالک سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ احمدی احباب کے علاوہ آسٹریا سے 69 غیر از جماعت معززین علاقہ شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ اشاعت کی طرف سے بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اللہ کرے کہ ہم سب حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق جلسہ کے مقاصد کو پُورا کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ کے شاملین کے حق میں کی گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاوں کا وارث بنائے۔ آمین

بارھواں جلسہ سالانہ 2017ء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کا بارھواں جلسہ سالانہ مورخہ 30اپریل تا یکم مئی 2017ء کو افضال وبرکات الٰہی سمیٹتا ہوا منعقد ہوا۔حسبِ روایت سب سے پہلے حضور انور کی خدمت میں جلسہ کے انعقاد کی منظوری کیلئے درخواست کی گئی۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جلسہ کے انعقاد کی اجازت مرحمت فرمائی۔امسال جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ پہلی بار دو دن کا جلسہ منعقد کروایا گیا۔اس سے قبل ایک دن کا جلسہ ہوتا تھا۔مکرم صداقت احمد مشنری انچارج آسٹریا نے تفصیل سے تمام شعبہ جات کو ہدایت دیں۔اس طرح جلسہ کی تیاری اور بہتر انتظامات کرنے کیلئے میٹنگز اور جائزہ کا سلسلہ جاری رہا۔

حضور انور کی نمائندگی میں مکرم شمشاد احمد قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ خاص طور پر ہمارے جلسہ میں شامل ہوئے۔جلسہ کے دوران رواں ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔مورخہ 30اپریل کو پروگرام کا آغاز حسب روایت پرچم کشائی سے ہوا۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس مکرم منیر احمد منور استاد جامعہ احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے لئے پیغام انگریزی زبان میں پڑھ کرسنایا اور مکرم صداقت احمد مبلغ انچارج آسٹریا نے اس کا اُردو ترجمہ پیش کیا۔اس محبت بھرے پیغام کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کیلئے پیغام

یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ آپ لوگ اپنا جلسہ سالانہ مورخہ 30اپریل تا یکم مئی 2017ءمنعقد کر رہے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بے انتہا کامیاب فرمائے اور تمام شاملین کے لئے یہ جلسہ روحانیت کو بڑھانے اور حصول برکات کا موجب ہو۔اور آپ کا قدم ہمیشہ راست بازی،انکساری اور خوش اخلاقی میں بڑھتا رہے۔آپ کو یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور دینی علم وفہم میں ترقی کرنا ہے۔اپنی زندگیوں میں نیک تبدیلی پیدا کرنا اور اسے اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانا،اپنے آپ کو اس فانی دنیا کی خواہشات اور لغویات سے محفوظ رکھنا،اپنے عزیز واقارب کے ساتھ اخوت اور محبت کے روابط مستحکم کرنا،اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ جدوجہد کرنا اور اسلام کا پُرامن پیغام دنیا کے ہر کونے میں پھیلانے کا عہد کرنا ہے۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت میں خلافت کا روحانی نظام قائم فرمایا ہے۔آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جماعت کی ترقی ،اسلام کی تبلیغ اور دنیا میں امن کا قیام بنیادی طور پر نظام خلافت سے وابستہ ہے۔اس لئے میں جماعت احمدیہ آسٹریا کے ممبران کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ خلافت سے مخلص اور وفادار رہیں۔خاص طور پر اپنے بچوں کو خلافت کی عظیم برکات کے بارہ میں آگاہ کرتے رہیں اور انہیں خلافت سے منسلک رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔اس مقصد کے لئے دعا بھی کریں اور مسلسل خلیفہ وقت کی اطاعت کرتے رہیں۔ہم احمدی بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہدایت سے نوازا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اور اصل تعلیمات کو ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ہم نے آپ علیہ السلام کی بیعت کی ہے جس میں آپ علیہ السلام نے احمدیوں کے لئے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے واضح شرائط بیان فرمائی ہیں جن کا ہمیں پابند رہنا چاہئے۔اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ روزانہ، ہر مہینے اور ہر سال اپنا جائزہ لیتا رہے کہ آیا اُس نے شرائط بیعت کو ملحوظ رکھا ہے۔

اگر ہم ہروقت اپنی روحانی حالت پر غور کرتے رہیں اور اپنا وقت خدا کے ذکر میں گزاریں تو پھر ہمارا شمار اُن خوش قسمت لوگوں میں ہوگا جو یقیناً آخرت میں بہترین زندگی پانے والے ہونگے۔اگر ہم صرف دنیاوی معاملات اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے تو پھر ہم اپنا بہت نقصان کرنے والے ہونگے اور ہمیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔اور بدقسمتی سے ہم ایک حقیقی مومن کا مقام بھی حاصل نہیں کر پائیں گے۔ایک احمدی کی حیثیت سے اپنے ہرعمل میں ایک اچھے اور مخلص احمدی کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پرعمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔خاص طور پر دوسروں کے لئے مہربان، نرم اور احساس کرنے والا وجود بن جائیں۔مزید برآں آپ کو اس ملک میں جہاں آپ رہتے ہوں ایک وفادار اور مثالی شہری کے طور پر رہنا چاہئے۔اور اس ملک کے باشندوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہئے۔اور یہ اس لئے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیم ہے کہ ملک سے محبت ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔

میں تبلیغ کے حوالے سے جو کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے، آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ہمیشہ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرتے رہیں جن کے ذریعے آپ اسلام سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرسکیں اور اسلام کو پورے آسٹریا میں پھیلا سکیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں ایم ٹی اے کی صورت میں ایک غیرمعمولی نعمت سے نوازا ہے۔ایم ٹی اے ہر احمدی کے لئے خلافت سے تعلق کو مظبوط کرنے اور خلیفہ وقت کی آواز کو دنیا میں پہنچانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔

میرے جمعہ کے خطبات کو باقاعدگی سے سُنا کریں۔بہتر ہے کہ براہِ راست سنیں۔اسی طرح میری دیگر مواقع پر کی جانے والی تقاریر اور خطابات کو بھی سُنا کریں۔یہ صرف تمہاری نظام خلافت سے وابستگی اور اطاعت کو ہی مضبوط نہیں کرے گا بلکہ ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے سے اسلام کی حقیقی تعلیم کے حوالے سے تمہارا علم بھی ترقی کرے گا۔اللہ کرے کہ آپ کا جلسہ بہت کامیاب ہو۔اور آپ کے تقویٰ اور روحانی ترقی کا موجب بنے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرنے والا اور انسانیت کی خدمت کرنے والا بنائے۔اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

افتتاحی اجلاس میں مختلف تربیتی اور علمی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔مکرم عطاء الوحید مربی سلسلہ ہنگری نے ’’آنحضرت ﷺ غیرمسلم مشاہیر کی نظر میں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔دوسری تقریر مکرم عباداللہ نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کی بنی نوع انسان سے ہمدردی‘‘ کےعنوان سے کی۔اس کے بعد آسٹرین غیر از جماعت معزز مہمانوں کا مختصر تعارف اور اُن کی آمد پر اُن کا شکریہ ادا کیا گیا۔دیگر غیر از جماعت مہمانان کے علاوہ اس جلسہ میں خصوصی طور پر کارڈینل کے نمائندہ مسٹر مارٹن رُپریشٹ ، یونیورسل پیس فیڈریشن کے صدر پیٹر ہائیڈر، وزارتِ خارجہ کے نمائندہ مسٹر رافئیل رُوپا اور صوبائی پارلیمنٹ کے رُکن اور علاقہ کے وائس میئر مسٹر لُوکاس مانڈل نے خصوصی طور پر شرکت کی۔اور جماعت کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔اُنہوں نے اپنے مختصر تاثرات میں جماعت احمدیہ آسٹریا کو جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پرمبارک باد پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی امن کے لئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔اور اس کے بعد جرمن زبان میں کیا اسلام دہشت گردی کا دوسرا نام ہے؟ کے موضوع پر مکرم محمد یونس مائیر ہوفر نے تقریر کی۔افتتاحی اجلاس کے اختتام پر جرمن زبان میں مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔

دوپہر 3بج کر 20منٹ پر پہلے اجلاس کا آغاز ہوا جسکی صدارت مکرم جہانگیر مرشد عالم نیشنل صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے فرمائی۔تلاوت ونظم کے بعد تقریر بعنوان’’نظام جماعت اور اسکی اطاعت‘‘مکرم منیب احمد ادریس نے کی،تقریر بعنوان’’میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے‘‘مکرم طلحہ احمد چوہدری مربی سلسلہ سلووینیا نے کی اور اس سیشن کی آخری تقریر بعنوان’’تعلق باللہ‘‘مکرم صداقت احمد مشنری انچارج آسٹریا نے کی۔اس سیشن کے اختتام پر اُردو زبان میں مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔

دوسرا دن مورخہ یکم مئی 2017ء

مورخہ یکم مئی کو دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔نماز فجر کے بعد درس ہوا۔اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔صبح 10:30 بجے مکرم طلحہ احمد چوہدری مربی سلسلہ سلووینیا کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر بعنوان’’حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا توکل علی اللہ‘‘مکرم عبدالسمیع نے کی،دوسری تقریر بعنوان’’آنحضرت ﷺ کا ظہور۔عہد نامہ قدیم وجدید کی روشنی میں‘‘مکرم مبارک احمد زاہد نے کی اور اس سیشن کی آخری تقریر بعنوان ’’اسلام احمدیت کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانات‘‘مکرم نسیم احمد گوندل نے کی۔

جلسہ سالانہ 2017ء

اختتامی سیشن

جلسہ کے دوسرے دن سہ پہر تین بجے اس جلسہ کا اختتامی اجلاس حضورِانور کے نمائندہ مکرم شمشاد احمد قمر کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آسٹریا کی پہلی مسجد کی تعمیراورمرمت کے کام میں دن رات خدمات بجالانے والے احباب میں انعامات تقسیم کئے گئے۔مکرم شمشاد احمد قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے پُر تاثیرخطاب فرماتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوجائے۔

کُل حاضری 301رہی۔اس جلسہ میں ہنگری، یونان، انگلینڈ، جرمنی،سلواکیہ اور سلووینیا سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی۔اس

موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا صوبائی اخبار NIEDER ÖSTERREICHISCHE NACHRICHTEN نے بھی نمایاں تصویر کے ساتھ ہمارے جلسہ کو کور کیا۔

تیرہواں جلسہ سالانہ 2018ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کا تیرہواں جلسہ سالانہ مورخہ 14 تا 15 جولائی 2018ء کو منعقد ہوا حسب روایت سب سے پہلے حضور انور کی خدمت میں جلسہ کے انعقاد کی منظوری کیلئے درخواست کی گئی۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جلسہ کے انعقاد کی اجازت مرحمت فرمائی۔

جلسہ کی اجازت ملتے ہی جلسہ کی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا۔مکرم نبیل احمد مشنری انچارج آسٹریا نے تفصیل سے تمام شعبہ جات کو ہدایت دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم صداقت احمد مشنری انچارج جرمنی ، مکرم طلحہ احمد چوہدری مربی سلسلہ سلوینیا ، مکرم محمد وقاص مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ خاص طور پر ہمارے جلسہ میں شامل ہوئے۔ مورخہ 14 جولائی کو نماز تہجد اور فجر کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز حسبِ روایت پرچم کشائی اور دُعا سے ہوا۔

جلسہ سالانہ 2018ء

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم اسد اللہ وہاب کوملی جس میں انہوں نے سورہ الفتح کی آیات 29 تا 30 کی تلاوت مع اُردو ترجمہ پیش کی اور مکرم عمیر احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا خوبصورت کلام "وہ پاک محمدؐ ہے ، ہم سب کا حبیب آقا" نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔بعد ازاں مکرم مصور احمد نے عربی قصیدہ از حضرت مسیح موعودؑ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کیلئے خصوصی پیغام مکرم نیشنل صدر نے پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کیلئے پیغام

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور تمام شاملین کو اس کی روحانی برکات سے پوری طرح استفادہ کی توفیق دے۔ یاد رکھیں جماعت احمدیہ کا جلسہ دنیوی میلہ نہیں بلکہ ایک روحانی اور دینی جلسہ ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مواقع پر جلسہ کے جو اغراض و مقاصد بتائے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری میں ترقی کریں۔ یہ وہ لائحہ عمل ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی کی زندگی کے لئے پیش فرمایا ہے۔ آپ جلسہ کے مقاصد کے بارہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

(مجموعہ اشتہارات صفحہ 281)

نیز فرماتے ہیں:

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

(روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس یہ جلسہ ایک ٹریننگ کیمپ ہے جس میں مسیح محمدیؐ کے ماننے والے اپنے اصلاح نفس کے لئے اور اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ پس آپ جو اس جلسہ میں شامل ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کو سیکھیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت احمدیہ کے نظام کو جاری فرمایا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کے نام سے موسوم کیا ہے اور جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے۔ آپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہیں آپ کا یہ فرض ہے کہ خلافت احمدیہ سے کامل وابستگی اور اطاعت کا تعلق رکھیں۔ اس سے محبت کا تعلق رکھیں۔ یاد رکھیں اطاعت یہ نہیں کہ خلیفہ وقت کے یا نظام جماعت کے فیصلے جو اپنی مرضی کے ہوں دلی خوشی سے قبول کر لیں اور جو مرضی کے نہ ہوں ان میں کئی قسم کی تاویلیں پیش کرنی شروع کر دیں۔ بیعت کے بعد کامل اطاعت ہو۔ بیعت کے بعد آپ کا کچھ نہیں رہا بلکہ سب کچھ خدا اور اس کے دین کے لئے ہے۔ بیعت کے بعد پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔جس کی بیعت کی اس کے طریق پر چلیں۔ راستبازی اور عبادت کی طرف جھکیں. اللہ تعالیٰ آپ کو اور دنیا کے ہر احمدی کو خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے نیک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا اور بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والا انسان بنا۔ آمین۔

افتتاحی اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عباد اللہ نے "محسن انسانیت آنحضرت ﷺ" کے عنوان سے کی۔ دوسری تقریر بعنوان "نظام وصیت کی اہمیت و برکات" مکرم منیب احمد ادریس نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمد اسحاق نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے کلام میں سے "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" پیش کیا۔ اس کے بعد جرمن تقریر بعنوان "نظام وصیت" مکرم مبارک احمد زاہد نے پیش کی۔ افتتاحی اجلاس کے آخر پر مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔

اس سیشن کے اختتام پر وقفہ کیا گیا۔جس میں دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔

پہلا اجلاس مورخہ 14 جولائی 2018ء

پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے ہوا اور مکرم معین احمد صاحب نے سورہ التوبہ کی آیات 111 تا 112 تلاوت کیں اور ترجمہ پیش کیا۔سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے کلام میں سے نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا" مکرم اویس احمد کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس سیشن کی پہلی تقریر اُردو زبان میں مکرم طلحہ احمد چوہدری مربی سلسلہ سلووینیا نے "وصیت دنیا کیلئے نظام نو" کے عنوان سے کی۔ دوسری اُردو تقریر مکرم نبیل احمد مشنری انچارج آسٹریا نے "اسلام میں مال اور وقت کی قربانی کی اہمیت" کے عنوان سے کی۔ اس کے بعد مکرم توقیر منصور نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کلام میں سے "ہے دستِ قبلہ نما لاالہ الااللہ" نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد نے جرمن زبان میں تقریر کی۔

اس سیشن کے اختتام پر جرمن زبان میں مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اور پہلے دن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس 15 جولائی 2018ء

مورخہ 15 جولائی کو بوقت 10 بج کر 20 منٹ پر دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ذوالفقار علی نے سورہ الجمعة کی آیات 1 تا 5 تلاوت کیں اور ترجمہ پیش کیا۔مکرم سفیر الدین نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کلام "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھا۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم نسیم احمد گوندل نے "خلافت کی اہمیت و برکات" کے عنوان سے کی۔ دوسری تقریر اُردو زبان میں مکرم عبدالسمیع نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے عنوان سے کی۔ بعد ازاں مکرم عمیر احمد نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام "کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح" پیش کیا۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم محمد وقاص مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے "حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد" کے عنوان سے کی۔ وقفہ میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مکرم صداقت احمد مشنری انچارج جرمنی کی امامت میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

اختتامی سیشن کا آغاز بوقت 15:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم محمد یونس مائیر ہوفر نے سورۃ الحشر کی آیات 23 تا 25 کی تلاوت کیں اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کا اُردو ترجمہ مکرم اسد اللہ وہاب نے پیش کیا۔ مکرم مصور احمد کو کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معودؑ "تجھے حمد و ثناء زیبا ہے پیارے" پیش کرنے کی سعادت ملی۔ مکرم صداقت احمد مشنری انچارج جرمنی نے اختتامی خطاب کیا اور دعا

کروائی۔ اس جلسہ میں کل حاضری 239 رہی۔

چودھواں جلسہ سالانہ 2019ء

جماعت احمدیہ آسٹریا کا چودھواں جلسہ سالانہ مورخہ 27 تا 28 جولائی 2019ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کیلئے حضور انور نے ازراہ شفقت درج ذیل افسران کی منظوری عنایت فرمائی۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم داؤد احمد صاحب، افسر جلسہ گاہ مکرم نبیل احمد صاحب مبلغ انچارج جلسہ کے کامیاب انعقاد کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعائیہ فیکس کی گئی جس پر 20 فروری 2019 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی طرف سے ازراہ شفقت درج ذیل جواب موصول ہوا۔

آپ کی فیکس ملی ہے کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کا جلسہ سالانہ 15 تا 16 جون منعقد ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ تمام انتظامات میں برکت ڈالے اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب وکامران کرے۔ اللہ ہر شر سے بچائے۔ اللہ آپ کو اور سب احباب جماعت کو اس کی روحانی برکات سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے۔ آمین۔

نوٹ: قبل ازیں جلسہ کی تاریخیں 15 تا 16 جون مقرر کی گئیں تھیں جو بوجوہ تبدیل کرنا پڑیں اور جلسہ 27 تا 28 جولائی منعقد ہوا۔

امسال جلسہ کے شروع میں کچھ مخالفین نے مسائل پیدا کرنے کی کوشش کی۔ 2016ء سے مسجد کی جگہ خریدنے کی وجہ سے دائیں بازو کی سیاسی پارٹی FPÖ جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرتی رہی ہے۔ اس میں سوشل SPÖ پارٹی جو کہ اچھے منشور اور مثبت شہرت کی حامل سیاسی پارٹی ہے، اسکا میئر بھی دباؤ میں آکر مخالفت میں اُتر آیا تھا۔ اندریں حالات امسال بعض مخالفین کی طرف سے ہمارے جلسہ سالانہ کو ناکام بنانے کی ناپاک کوشش کی گئی۔ اور مختلف نوعیت کی رکاوٹیں پیدا کی گئیں۔ اس سلسلہ میں جلسہ گاہ کیلئے بک کروائے گئے ہال کی انتظامیہ کو بھی جماعت کے ساتھ کیے گئے اگریمنٹ کو ختم کرنے کیلئے زور دیا گیا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے مورخہ 21 جون 2019ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ خط دُعا کیلئے درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں اور جماعت احمدیہ آسٹریا کو ایک کامیاب جلسہ سالانہ کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد اللہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے سلسلے میں ناظمین جلسہ سالانہ کی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت مکرم نبیل احمد مشنری انچارج وصدر جماعت آسٹریا نے کی۔ دعا کے بعد مکرم مربی صاحب نے تمام ناظمین کو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ تمام ناظمین نے اپنے شعبہ سے متعلق ہدایات حاصل کیں۔

جلسہ سالانہ میں حاضری کو بڑھانے کیلئے بھرپور کوششیں کی گئیں۔ ناظم صاحب حاضری نگرانی کی طرف سے تمام احباب جماعت کو بھرپور رنگ میں پیغامات بھجوائے گئے۔ جس میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا ذکر تھا۔ تمام صدران نے بھی اپنی اپنی جماعت کے احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کیلئے بھرپور کوشش کیں۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں ایک وقارعمل رکھا گیا جس میں خدام نے بھرپور شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کامیاب وقارعمل ہوا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری اور حاضری بڑھانے کیلئے وقف عارضی کی تحریک کی گئی جس میں احباب جماعت نے بھرپور حصہ لیا۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کی رہائش کا انتظام مسجد میں رکھا گیا اور اس ضمن میں وسیع انتظامات کئے گئے تا کہ مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمانوں کو رہائش کی تمام سہولیات فراہم کی گئیں۔

جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا اور فجر کی نماز ادا کی گئی۔

07 بجے سے 09 بجے تک ناشتہ پیش کیا گیا۔

بوقت 09:15 بجے رجسٹریشن کا عمل شروع کردیا گیا۔ جس میں شاملین جلسہ کو کارڈز ایشو کئے گئے۔

27 جولائی بوقت 10:30 کو مکرم محترم شمشاد احمد قمر نمائندہ حضور انور نے لوائے احمدیت بلند کیا۔

افتتاحی اجلاس مورخہ 27 جولائی 2019ء

پرچم کشائی اور دُعا کے بعد افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم وترجمہ کی سعادت مکرم معین احمد کو ملی۔ مکرم مصور احمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احمدیہ کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا" پیش کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم ماہر اللبابیدی نے عربی قصیدہ پیش کیا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مکرم ومحترم شمشاد احمد قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے بطور نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ آسٹریا کیلئے حضور انور کی طرف سے بھیجا گیا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کو توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کو جلسہ کی روح کو سمجھتے ہوئے اس جلسہ سے فیض اُٹھانے کی توفیق بخشے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ کو اس زمانے کے امام کو ماننے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک مرد، عورت، بچے اور جوان کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا کیا مقصد ہے۔ آپ علیہ السلام بیعت کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت غالب آجائے۔

(روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

"اس سلسلے میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے تم محتاج ہوجاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہوجائیں گے۔ نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اُس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو، اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہوجاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا" یعنی اگر مشکلات اگر خدا تعالیٰ کی خاطر آتی ہیں تو وہ اُس کو محسوس ہی نہیں کرتا "بلکہ وہ دن اُس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اُسے گود میں لے لیتے ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 195 ایڈیشن 2003)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت کو سب محبتوں پر غالب کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اپنے دینی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یاد رکھیں یہ جلسے محض ربانی باتوں کو سننے اور اخلاص کو بڑھانے کیلئے ہیں۔ اس لئے ہر وقت اور ہر لحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو پیش نظر رکھنے اور نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ آپ فرماتے ہیں:۔ انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے۔ جب گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اس کا دل برکت سے بھر جائے گا۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 610) پس اگر ایسا ہوجائے تو یہی ایک انسانی زندگی کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اسکی عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا دل برکتوں سے بھردے۔ میری دُعا ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص اس مقصد کو پانے والا بن جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شرائط بیعت بیان فرمائی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ "اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت درمعروف باندھ کر اُس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 اشتہار "تکمیل تبلیغ" اشتہار نمبر 51)

اس میں بتایا ہے کہ جب آپ بیعت میں شامل ہوگئے تو پھر آپ نے اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا۔ اب صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے۔ ان کی تعلیم کی پیروی کرنی ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد نظام خلافت ہے جو خدائی وعدوں کے مطابق قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ اس لئے آپ نے خلافت کے ساتھ عقد اخوت قائم کرنا ہے۔ ایسا رشتہ رکھنا ہے کہ اس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جائے۔ آج مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا واحد حل خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں انقلاب لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو مضبوطی ایمان کے ساتھ اس کڑے کو پکڑے رکھنے کی توفیق عطا دے۔ آمین۔

بوقت 11 بجکر 10 منٹ پر اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عباد اللہ نے بعنوان "آنحضرت ﷺ بطور رحمت اللعالمین" کی۔ دوسری تقریر مکرم نبیل احمد مربی سلسلہ آسٹریا نے "آنحضرت ﷺ کا تعلق باللہ" کے عنوان سے پیش کی۔ مکرم اویس احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کلام "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھا۔

مکرم مصور احمد صدر خدام الاحمدیہ نے جرمن زبان میں تقریر بعنوان "رسول کریم ﷺ کی عاجزی اور انکساری" پیش کی۔ اس کے بعد وقفہ کیا گیا۔ اور کچھ اعلانات کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

پہلا اجلاس مورخہ 27 جولائی 2019ء

بوقت 15 بجکر 20 منٹ پر پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم عمیر احمد کو ملی۔ مکرم عدیل احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا کلام "اے شاہ مکی ومدنی" پیش کیا۔ اس افتتاحی اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مبارک احمد فرخ نے "نظام جماعت میں اطاعت کی اہمیت و برکات" کے عنوان سے پیش کی۔

دوسری تقریر مکرم منیب ادریس نے بعنوان "استغفار کی اہمیت و برکات'' پیش کی۔ اس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی جس میں مکرم توقیر منصور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا" پڑھا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم یونس مائیر ہوفر نے جرمن زبان میں کی۔ اُن کی تقریر کا عنوان تھا'' کیا مسلمانوں کی آسٹریا میں انٹیگریشن ممکن ہے؟"

اس کے بعد غیر از جماعت احباب کے ساتھ جرمن زبان میں مجلس سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ معزز مہمانوں نے اسلام سے متعلق مختلف نوعیت کے سوال کئے جس پر اُن کو تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ آخر پر کچھ اعلانات ہوئے۔ اور اس اجلاس کی کاروائی 18 بجکر 30 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا اور نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس مورخہ 28 جولائی 2019ء

تلاوت قرآن کریم مع جرمن ترجمہ کی سعادت مکرم محمد یونس مائیر ہوفر کو ملی۔ اُردو ترجمہ مکرم کلیم اللہ کاہلوں نے پیش کیا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی جس میں مکرم مبارک احمد زاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "زندگی بخش جام احمد ہے" پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم وفا محمد مربی سلسلہ سوئزر لینڈ نے بعنوان ''جماعت احمدیہ کے ساتھ خدائی تائیدات" پیش کی۔ دوسری تقریر مکرم طلحہ احمد مربی سلسلہ سلوینیا نے بعنوان "اسلام میں شہری حقوق" پیش کی۔ مکرم سفیر الدین نے نظم "خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے" پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مبارک زاہد نے جرمن زبان میں تقریر بعنوان "ہمسایوں کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" پیش کی۔

بوقت 12 بجکر 20 منٹ پر کچھ اعلانات کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا ہوا اور نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

مکرم ماہر اللبابیدی نے تلاوت قرآن کریم مع جرمن ترجمہ کی سعادت حاصل کی۔ اُردو ترجمہ مکرم طلال احمد نے پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کلام "میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی" مکرم عمیر احمد نے خوش الحانی سے پڑھا۔ اس جلسہ کا اختتامی خطاب مکرم محترم شمشاد احمد قمر نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اور یوں دعا کے بعد اس جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 208 رہی۔

پندرہواں جلسہ سالانہ 2020ء

پندرہویں جلسہ سالانہ کیلئے مورخہ 19 تا 20 ستمبر کی تاریخیں طے کی گئیں تھیں۔ لیکن سال 2020ء میں دنیا بھر میں پھیلی وباء کرونا وائرس کی وجہ سے روایتی جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوسکے۔ تاہم جماعت احمدیہ آسٹریا کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک روزہ ورچوئل جلسہ سالانہ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ جس سے احباب جماعت بذریعہ زوم اور یوٹیوب شامل ہوئے اور جلسہ سے برکات سے فیض یاب ہوئے۔

نیشنل عاملہ میٹنگ میں ممبران عاملہ کے باہمی مشورہ سے یہ طے پایا کہ جدید ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک روزہ ورچوئل جلسہ منعقد کیا جائے۔ ممبران عاملہ کے مشورہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض راہنمائی ومنظوری درخواست کی گئی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت آن لائن جلسہ منعقد کرنے کی منظوری عنایت فرمائی اور جلسہ کے لئے احباب جماعت آسٹریا کے نام اپنے پیغام سے نوازا۔

اجازت ملتے ہی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا۔ روایتی جلسہ کے منعقد نہ ہونے کی تشنگی اور دُکھ بھی تھا اور آن لائن جلسہ منعقد کرنے کیلئے جوش اور جذبہ بھی تھا کہ جلسہ کی روایت پر کسی نہ کسی رنگ میں عمل کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ انتظامیہ تشکیل دیکر مختلف امور سونپے گئے تا کہ گھر بیٹھے احباب اس جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوسکیں۔ آڈیو اور ویڈیو کی کوالٹی اچھی ہو۔ صدران کے ذریعہ احباب جماعت کو سرکلر بھیج کر اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی اور احباب جماعت سے درخواست کی گئی کہ وہ گھروں میں بالکل جلسہ جیسا ماحول بنائیں۔ اس آن لائن جلسہ میں جماعت آسٹریا کے حوالے سے ایک ڈاکومنٹری پیش کی گئی۔ پروگرام کے مطابق یوٹیوب کا لنک اور زوم کی آئی ڈی مع پاسورڈ بذریعہ صدران احباب کو بھجوائے گئے۔ اور یاددہانی کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جلسہ سے ایک دن قبل ٹیکنیکل امور کا ازسرنو جائزہ لیا گیا۔ کیمرہ سیٹ کئے گئے۔ وقارعمل کیا گیا۔ اور جلسہ سالانہ کی مناسب سے بیت الطاہر ویانا کے ہال میں بینر آویزاں کیے گئے۔

مورخہ 27 ستمبر کو ایک مخصوص اور محدود تعداد میں احباب کو بیت الطاہر تشریف لا کر جلسہ کی کاروائی کا حصہ بننے کی اجازت دی گئی تھی۔

بوقت 10:00 بجے جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم جہانگیر مرشد عالم سابق نیشنل صدر جماعت احمدیہ آسٹریا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کی سعادت بیت الطاہر ویانا سے مکرم عباد اللہ نے حاصل کی اور سورۃ المومنون کی پہلی 15 آیات تلاوت کیں اور اُردو ترجمہ پیش کیا۔ جرمن ترجمہ مکرم یونس مائیر ہوفر نے Linz سے کیا۔ یونس مائیر ہوفر بذریعہ زوم شامل تھے۔ اس کے بعد بیت الطاہر ہال ویانا سے مکرم اویس احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "اے میرے محسن اے میرے پروردگار'' ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم نبیل احمد مبلغ انچارج و نیشنل صدر جماعت آسٹریا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کیلئے پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔ حضور انور کا محبت بھرا پیغام درج ذیل ہے۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ آسٹریا مورخہ 27 ستمبر 2020ء کو ایک روزہ Virtual جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو مبارک کرے اور اپنی روحانی و اخلاقی ترقی کا موجب بنائے۔ اس جلسہ کے موقع پر ہر فرد جماعت کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ آپس میں محبت و پیار سے رہیں اور ہر ایک سے تعاون کریں۔ اسی طرح ہر جماعتی عہدیدار سے تعاون کریں۔ خلافت کی بیعت میں آنے کے بعد خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی امیر یا صدر جماعت مقرر ہے اس کے ساتھ تعاون کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کا فرض ہے۔

اسی طرح جماعت کے عہدیداروں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ احباب جماعت سے پیار اور محبت کا سلوک کریں اور نرمی اور الفت سے پیش آئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے دو بنیادی مقاصد تھے۔ ایک یہ کہ بنی نوع انسان اپنے رب کو پہچانے اور اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور دوسرا یہ کہ انسان ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بن جائے۔ اور آپس میں محبت اور اخوت کا تعلق پیدا ہو۔ پس آپ سب کی پہلی ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور خدا تعالیٰ سے آپ کے معاملات ٹھیک رہیں۔ پھر آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اگر آپ یہ دو باتیں اپنے اندر پیدا کر لیں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہونگے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔

نیز فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آئے۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔۔۔۔۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد1صفحہ 183 وصفحہ 266تا 267)

پس آپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی جماعت میں شامل ہیں۔ اپنے اخلاق میں، عادات میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کریں جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور کے پیغام کے بعد مکرم ومحترم نبیل احمد مبلغ انچارج نے دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مبارک احمد فرخ نیشنل جنرل سیکرٹری نے "جلسہ سالانہ کی برکات" کے عنوان سے کی۔ اپنی تقریر میں بیان کیا کہ جماعت احمدیہ جدید ایجادات اور ذرائع ابلاغ کے نت نئے طریقوں کو اشاعت اسلام کیلئے استعمال میں لا رہی ہے۔ اسی کا ایک پہلو آج کا ورچوئل جلسہ سالانہ بھی ہے جس کی بدولت ہم اپنے گھروں میں بیٹھے جلسہ کی کاروائی میں شامل ہوکر مستفیض ہو رہے ہیں۔

پہلی تقریر کے بعد جلسہ کیلئے پہلے سے بہت محنت اور تحقیق سے تیار

کی گئی ایک ڈاکومنٹری پیش کی گئی۔جس میں آسٹریا میں جماعت احمدیہ کے ابتدائی حالات، مشکلات، تاریخ، مبلغین کی تقرری اور خدمات ، آسٹریا میں پہلے آسٹرین احمدی کی بیعت کا واقعہ، نئی مسجد کی خریداری اور وقارِعمل سے مسجد کی عمارت میں ضروری مرمت وتعمیر کے حوالے سے حالات بیان کیے گئے تھے۔اس میں آسٹریا کے سابق مبلغین کرام مکرم منیر احمد منور اور مکرم صداقت احمد کے انٹرویوز بھی ریکارڈ کرکے شامل کیے گئے۔ جملہ احباب جماعت آسٹریا نے اس سپیشل ڈاکومنٹری کو بہت سراہا۔

دوسری تقریر مکرم منیب احمد ادریس نیشنل سیکرٹری وصایا نے بعنوان "نظام جماعت کی اطاعت" پیش کی۔جس میں بیان کیا کہ نظام کی بہتری اور ترقی کیلئے اطاعت کی کیا اہمیت ہے اور کس طرح احباب جماعت اور عہدیداران نظام جماعت کی اطاعت سے جماعت کو ترقیات کی راہوں پر ڈال سکتے ہیں اور بہتر دینی خدمات بجالاسکتے ہیں۔

اس کے بعد آسٹریا میں ہیومنٹی فرسٹ کی مختصر تاریخ اور کرونا کے مشکلات حالات میں ہیومنٹی فرسٹ کے تحت رضاکاران کی انسانیت کیلئے خدمات کے حوالے سے مختصر ڈاکومنٹری پیش کی گئی۔

آخر پر مکرم ومحترم نبیل احمد مبلغ انچارج نے خطاب کیا اور دُعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کی اس کوشش کو بہت سراہا گیا اور مختلف ممالک جیسے کہ جرمنی، پاکستان، انگلینڈ اور سوئٹزرلینڈ سے دورانِ جلسہ ہی احباب کے مبارکباد کے پیغامات موصول ہونا شروع ہوگئے۔ احباب نے بتایا کہ وہ بذریعہ یوٹیوب گھر میں مع فیملی جلسہ کی کاروائی سے مستفیض ہورہے ہیں۔

یہ ورچوئل جلسہ سالانہ بذریعہ زوم اور یوٹیوب لائیو نشر کیا گیا اور 800سے زائد احباب نے استفادہ کیا۔اللہ تعالیٰ جماعت آسٹریا کی ان حقیر کوششوں میں برکت فرمائے اور کرونا وباء کا جلد خاتمہ ہوتا کہ ہم دوبارہ سے روایتی جلسے منعقد کرسکیں۔

سولھواں جلسہ سالانہ 2021ء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ آسٹریا کا سولھواں جلسہ سالانہ مورخہ 26 ستمبر 2021ء کو افضال وبرکات الٰہی سمیٹتا ہوا منعقد ہوا ۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

گذشتہ سال کرونا وائرس کی وجہ سے روائتی جلسہ منعقد نہ ہوسکا تھا۔ امسال بھی غیریقینی کی صورتحال تھی۔ تاہم جلسہ کی تشنگی اور اس کی اہمیت وبرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مورخہ 06جون 2021ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں افسران جلسہ سالانہ کی منظوری ودُعا کیلئے درخواست کی گئی۔جس پر مورخہ 12جون 2021ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل افسران کی منظوری عنایت فرمائی۔

افسر جلسہ سالانہ مکرم مبارک احمد فرخ ، افسر جلسہ گاہ مکرم نبیل احمد صاحب مربی سلسلہ، افسر خدمت خلق مکرم مصور احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

مہمان مقرر کیلئے حضور انور کی خدمت میں مکرم صداقت احمد مبلغ انچارج جرمنی کو بلانے کی درخواست کی گئی۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی۔

ناظمین کی میٹنگز وتیاریاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جلسہ کے انعقاد کی اجازت ملتے ہی انتظامیہ تشکیل دیکر تیاریوں کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔مورخہ ناظمین جلسہ سالانہ کی میٹنگ کروائی گئی۔جس میں مکرم محمد اشرف ضیاء مشنری انچارج ونیشنل صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ناظمین کو اُن کی ڈیوٹیز سمجھائیں اور سمجھایا کہ کس طرح جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو ہرممکن سہولت مہیا کی جاسکتی ہے نیز انتظامات کو بطریق احسن سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً مختلف شعبہ جات کے ناظمین سے انفرادی میٹنگز کا سلسلہ جاری رہا۔نیشنل صدر ومبلغ انچارج مکرم محمد اشرف ضیاء سے بھی افسران کی میٹنگز ہوتی رہیں جس میں انتظامات کا جائزہ لیا جاتا تھا کہ اگر کوئی کمی بیشی ہوتو اس کو بروقت پورا کیا جاسکے۔

مورخہ 19ستمبر کو لوکل صدران کیساتھ میٹنگ کی گئی جس میں مکرم نیشنل صدر صاحب نے جلسہ کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے احباب کی شمولیت، حاضری اور جماعتوں کی تیاریوں کے حوالے سے صدران کی مساعی کا جائزہ لیا۔

جلسہ گاہ کیلئے ہال کی بکنگ

کرونا کی وجہ سے گذشتہ سالوں کی نسبت امسال کچھ نئے چیلنجز کا سامنا تھا۔اس ضمن میں جلسہ گاہ کیلئے مناسب ہال کی تلاش کافی مشکل مرحلہ تھا۔گورنمنٹ کی طرف سے کرونا پر قابو پانے کیلئے بہت سے نئے قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے ایسی جگہ جہاں احباب اکٹھے ہوسکیں، لجنہ کیلئے مناسب اور وسیع جگہ ، پردہ کا اہتمام ، کھانے کا اور ڈیوٹیز کا انتظام ، کارپارکنگ ، پبلک ٹرانسپورٹ وغیرہ مختلف امور کو سامنے رکھتے ہوئے تلاش کا سلسلہ جاری رہا۔ کافی گ ودو کے بعد بہت مناسب جگہ اور بہتر جگہ کا انتخاب کیا گیا۔ جوکہ گذشتہ سالوں کی نسبت کافی وسیع ، کشادہ اور خوبصورت تھی۔ امسال جلسہ کیلئے STOCKERAU, NIEDERÖSERREICHمیں جس ہال کا انتخاب کیا گیا وہ اس علاقہ کا میونسپلٹی ہال تھا۔جس کیلئے اس علاقہ کی میئر نے بہت تعاون کیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری

مشن ہاؤس سے اتنے فاصلہ پر پہلی بار جلسہ منعقد کروایا جارہا تھا۔اس ضمن میں تمام شعبہ جات نے نہایت محنت، اخلاص اور جانفشانی سے اپنی مفوضہ ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ اور جلسہ سے ایک دن قبل ہی جلسہ گاہ کو تیار کرلیا گیا۔جس میں مین جلسہ گاہ کی تیاری، کھانا کھلانے کی جگہ، لجنہ کیلئے جلسہ گاہ کی تیاری، بینرز آویزاں کیے، آڈیو اور سپیکر کی سیٹنگ، لجنہ کی جلسہ گاہ میں کاروائی دیکھنے کیلئے ٹی وی کا انتظام، تبلیغ سٹینڈ، بک سٹال اور لوائے احمدیت کی جگہ تیار کرنے جیسے تمام کام مکمل کر لیے گئے ۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کیلئے دفاتر، رجسٹریشن آفس، امانات دفتر قائم کرنے کے ساتھ امسال کرونا چیک کرنے کا سٹینڈ لگایا گیا۔اس حوالے سے شعبہ ٹرانسپورٹ نے بڑی محنت سے کام کیا۔

تمام تیاریاں مکمل ہونے پر مکرم ومحترم محمد اشرف ضیاء مبلغ انچارج ونیشنل صدر جماعت آسٹریا اور مکرم ومحترم صداقت احمد مبلغ انچارج جرمنی نے انتظامات کا جائزہ لیا۔ کارکنان کی حوصلہ افزائی کی اور دُعا کروائی۔

بیت الطاہر میں مہمانوں کی قیام وطعام کے انتظامات کئے گئے تھے۔ ناشتہ کا انتظام بیت الطاہر کے ساتھ ساتھ جلسہ گاہ میں بھی کیا گیا تھا تاکہ ڈائریکٹ جلسہ گاہ تشریف لانے والے مہمانوں کی تواضع کی جاسکے۔

جلسہ کا دن مورخہ 26 ستمبر 2021

جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ بوقت 6:00بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔شعبہ ٹرانسپورٹ نے اپنا کام شروع کردیا ، شعبہ ٹرانسپورٹ کو مہمانوں کی فہرست پہلے ہی مہیا کردی گئی تھی تاکہ بغیر کسی تاخیر اور وقت کے مہمانوں کو جلسہ گاہ پہنچایا جاسکے۔

چیکنگ کے بعد کرونا ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کی ڈیوٹی تھی جوکہ جلسہ میں آنے والے احباب کا کرونا ویکسینیشن اور ٹیسٹ چیک کررہے تھے۔ اسی طرح کرونا ٹیسٹ کرنے کی سہولت بھی رکھی گئی تھی۔

صبح 11:00بجے پرچم کشائی ہوئی، مکرم ومحترم صداقت احمد مبلغ انچارج جرمنی نے اس موقع پر دُعا کروائی۔جس کے بعد احباب جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔

افتتاحی اجلاس

11بجکر 15منٹ پر افتتاحی اجلاس مکرم صداقت احمد مبلغ انچارج جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم وأردو ترجمہ کی سعادت مکرم معین احمد نے حاصل کی۔ مکرم مصور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی" ترنم سے پیش کیا۔ مکرم ومحترم محمد اشرف ضیاء مبلغ انچارج ونیشنل صدر جماعت آسٹریا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کیلئے درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریا کو پھر ایک دفعہ اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور آپ سب کو اس کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونہ پر چلانے کے لئے قائم فرمایا ہے۔ اس لئے قائم کیا ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں میں خدا کی معرفت بڑھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے تو یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور آپ پر بہت ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ ذمہ داریاں کیا ہیں۔ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کرلو۔ آپس میں محبت اور ہمدردی دکھاؤ۔ آپس کی ناراضگیوں اور بخلوں کو ترک کردو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

''جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے ---- اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو ---- جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخرین منھم میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں ----- دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 94 تا 96)

نیز حضرت اقدس کی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن شریف میں آیا ہے تعاونوا علی البرّ والتقوی کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ ---- کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جبتک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 347)

پس یہ وہ معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ جن کے حصول کے لئے جن کے قائم رکھنے کے لئے اور نہ صرف اپنے اندر قائم رکھنے کے لئے بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اپنے ماحول میں بھی قائم رکھنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ یہ سلسلہ خدا نے منہاج النبوۃ پر قائم فرمایا ہے اور خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے نظام کو جاری فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ آپ اس انعام سے چمٹے رہیں اور اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی ہر دم کوشش کرتے رہیں۔ اپنی نسلوں میں بھی وہ روح پھونکنے کی کوشش کریں جو ہمیشہ ان کو خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والا بنائے رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقی عابد بنائے۔ اللہ آپ کو ہمیشہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے غلام صادق مسیح موعود علیہ السلام سے چمٹائے رکھے۔ خلافت احمدیہ کی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضور انور کے پیغام کے بعد اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم صداقت احمد مشنری انچارج جرمنی نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ روحانی انقلاب'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد ایک نظم ''خلیفہ کے ہم ہیں، خلیفہ ہمارا'' مکرم مبارک احمد زاہد نے پیش کی۔ بعد ازاں مکرم نبیل احمد مربی سلسلہ آسٹریا نے تقریر بعنوان ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تعلق باللہ'' جرمن زبان میں پیش کی۔ ان تقاریر کے رواں تراجم کی سہولت بھی مہیا کی جاتی رہی۔

دوپہر بوقت 13:30 بجے کچھ اعلانات کئے گئے۔ اور افتتاحی سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔ وقفہ میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

بعد ازاں اختتام اجلاس مکرم و محترم محمد اشرف ضیاء مبلغ انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم و جرمن ترجمہ کی سعادت مکرم یونس مائیر ہوفر نے حاصل کی۔ اس کا اُردو ترجمہ مکرم منیب احمد ادریس نے پیش کیا۔ نظم مکرم عباد اللہ نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مصور احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ''برکاتِ خلافت'' کے عنوان سے کی۔ اور خلفائے سلسلہ کے دعاؤں کے واقعات سنا کر بتایا کہ کس طرح خلفاء احباب جماعت سے پیار کرتے ہیں۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کیلئے معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ ان میں سٹی میئر کا پیغام اور سپیکر قومی اسمبلی آسٹریا کے پیغامات شامل تھے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم و محترم محمد اشرف ضیاء نے بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ'' پیش کی۔ اپنی تقریر میں آپ نے نہایت لطیف پیرائے میں بیان فرمایا کہ کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اسکا پیار حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنے خطاب کے آخر پر مکرم مبلغ انچارج و نیشنل صدر نے جلسہ سالانہ کے تمام ناظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کی جنہوں نے دن رات محنت اور خلوص سے ڈیوٹیز دیں، وقار عمل میں حصہ لیا اور دیگر انتظامات میں ہاتھ بٹایا۔ نیز جلسہ کے مہمانان کا بھی شکریہ ادا کیا جو ان نامساعد حالات میں دور دراز کے شہروں سے جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے اور جلسہ کو رونق بخشی۔ امسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری 170 تھی۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہائے سالانہ میں رواں ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

بچوں کو تنبیہ کرنا ضروری ہے

ایک بچّے کی خبر لگی کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے۔ یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

بچّوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کی شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 10 مطبوعہ 2010)

مرسلہ: فرخ شبیر لودھی مبلغ سلسلہ لائبیریا

طلوع وغروب آفتاب

21 دسمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:32	17:44
مدینہ منورہ	05:38	17:38
قادیان	05:57	17:29
ربوہ	05:37	17:09
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:35	15:58